ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور
50
www.tanzeem.org
7تا13ربیع الاوّل1436ھ/30دسمبر 2014 تا5 جنوری 2015ء

اس شمارے میں

عالم اسلام کے خلاف سازشیں

عقیدۂ توحیداور فطرت انسانی

دل بیٹھ گیا ہے!

نبی اکرمﷺ بحیثیت قاضی ومنصف

اشاریہ مضامین 2014ء

Oh Allah,
Oh my Creator!

نبی اکرمﷺ کی حکمتِ تبلیغ

تبلیغ میں اِس امر کی بھی ضرورت ہوتی ہے کہ انسان مخاطب کی طرف سے کسی مزاحمت، رکاوٹ، تمسخر اور استہزا کی پروانہ کرے۔ چنانچہ جس قدر مزاحمتیں اور رکاوٹیں آپؐ کے راستے میں پیدا کی گئیں، آپؐ نے ان کی کوئی پروانہ کی بلکہ اپنے فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی میں آپؐ کا انہماک شبانہ روز بڑھتا ہی چلا گیا۔ آپؐ نے علانیہ مجالس میں بھی تبلیغ کی اور انفرادی ملاقاتوں اور علیحدہ مجالس کے ذریعے بھی لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچایا اور انہیں بندگی ٔرب اختیار کرنے کی دعوت دی۔ آپؐ نے نہ کبھی کسی کے منہ لگنے کی کوشش کی اور نہ ان کی بیہودگیوں کا کبھی کوئی نوٹس لیا۔ آپؐ ان کی بیہودگیوں کو ہمیشہ نظرانداز فرمایا کرتے اور ان کی بدتمیزیوں پر کبھی ناراضی، غصہ و پریشانی اور جھنجھلاہٹ کا اظہار نہ کرتے۔ آپؐ کا یہ شریفانہ طرزِ عمل اتنا عالی ظرفی پر مبنی ہوتا کہ کفار کے دلوں کی تہ میں حضورﷺ کی قدرومنزلت بڑھتی چلی گئی۔ قریش آپؐ کے استقلال، استقامت، اور اپنے مقصد پر اتنی مضبوطی سے قائم رہنے پر سخت حیرت زدہ تھے اور ان میں سعید فطرت انسانوں کے دلوں میں آپؐ کی صداقت کا اعتراف بڑھتا چلا گیا۔

رسول اکرمﷺ کی حکمتِ انقلاب
سیّد اسعد گیلانی

الھدیٰ (640)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

تمام انسانیت کو ایک امت نہ بنانے میں حکمت

سُوْرَۃُ النَّحْل | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | آیت 93

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۝۹۳

آیت ۹۳ ﴿وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً﴾ ’’اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں ایک ہی اُمت بنا دیتا۔‘‘

اللہ تعالیٰ یہ بھی کر سکتا تھا کہ پوری انسانیت کو ایک ہی امت بنا دیتا تا کہ نسلوں اور قوموں کی یہ تفریق ہی نہ ہوتی اور نہ ایک امت کو معزول ہی کر کے دوسری امت کو نوازنے کی ضرورت پیش آتی۔ پھر جس اللہ نے بخت نصر کے ہاتھوں تمہاری بربادی کے بعد حضرت عزیر علیہ السلام کی دعوتِ توبہ کے ذریعے تمہاری نشاۃِ ثانیہ کی تھی، وہ یہ بھی کر سکتا تھا کہ ایک دفعہ پھر کسی اصلاحی تحریک کے ذریعے تمہیں اپنی ہدایت اور رحمت سے نواز دیتا۔ اس طرح آخری نبی بھی تم ہی میں آتے اور یہ قرآن بھی تم ہی کو ملتا۔ اگر اللہ کو منظور ہوتا تو یہ سب کچھ ممکن تھا۔

﴿وَّلٰـكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ﴾ ’’لیکن وہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے۔‘‘

آیت کے اس حصے کا ایک ترجمہ یہ بھی ہے کہ ’’وہ گمراہ کرتا ہے اُسے جو (گمراہی) چاہتا ہے اور ہدایت دیتا ہے اُسے جو (ہدایت) چاہتا ہے۔‘‘

﴿وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۝۹۳﴾ ’’اور تم سے ضرور پوچھا جائے گا اُس بارے میں جو کچھ تم کرتے تھے۔‘‘

یعنی اِس وقت تم لوگ ایک بہت بڑے امتحان سے دوچار ہو۔ تمہارے پاس نبی آخر الزماں ﷺ کے بارے میں واضح نشانیوں کے ساتھ علم آچکا ہے اور تم اللہ کی کتاب کے وارث بھی ہو۔ اس کے باوجود اگر تم نے ہمارے نبی ﷺ کی تصدیق نہ کی اور آپؐ کو جھٹلانے پر تُلے رہے تو اس بارے میں تم سے ضرور جواب طلبی ہوگی۔

اب ذرا سورۃ البقرہ کی ان آیات کو ذہن میں تازہ کیجیے:

﴿يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ۝۴۰ وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ۠ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ۝۴۱ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝۴۲﴾

’’اے بنی اسرائیل! یاد کرو تم میری وہ نعمت جو میں نے تم پر انعام کی، اور پورا کرو میرا عہد، میں پورا کروں گا تمہارے (ساتھ کیے گئے) عہد کو اور مجھ ہی سے ڈرو۔ اور ایمان لاؤ اُس کتاب پر جو میں نے نازل کی ہے، جو تصدیق کرتے ہوئے آئی ہے اُس کتاب کی جو تمہارے پاس ہے، اور مت ہو جاؤ تم ہی سب سے پہلے اس کا کفر کرنے والے، اور مت بیچو میری آیات کو تھوڑی سی قیمت کے عوض اور میرا ہی تقویٰ اختیار کرو۔ اور نہ ملاؤ حق کو باطل کے ساتھ اور نہ چھپاؤ حق کو جانتے بوجھتے۔‘‘

ان آیات کو پڑھ کر یہی محسوس ہوتا ہے کہ یہاں سورۃ النحل میں جو بات اَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ سے شروع ہوئی ہے یہ گویا تمہید ہے اُس مضمون کی جو سورۃ البقرۃ کی مندرجہ بالا آیات کی شکل میں مدینہ جا کر نازل ہونے والا تھا۔

فرمان نبویؐ

دنیا قید خانہ ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ))

(رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’دنیا مؤمن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے بہشت۔‘‘

تشریح: ایمان لانے سے لازم آتا ہے کہ انسان اپنی پوری زندگی میں ان تمام پابندیوں کو اپنے اوپر لازم کر لے جو اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عائد کی ہیں۔ حرام خوری، ظلم، رشوت، بد دیانتی، بدکاری، بے حیائی، جھوٹ، دھوکا بازی، ایذا رسانی، لوٹ کھسوٹ، قتل و غارت گری اور ڈاکا زنی سے پرہیز کرے۔ مؤمن دنیا میں بے لگام زندگی بسر نہیں کرتا۔ ہر کام کرنے سے پہلے اسے سوچنا پڑتا ہے کہ اس سے اس کا آقا تو ناراض نہ ہو گا؟ اس کے برعکس کافر کا ذہن اور کردار ان تمام پابندیوں سے آزاد ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ حرام و حلال اور جائز و ناجائز کی تمیز کیے بغیر لذاتِ نفسانی کا سامان اور اپنی بے لگام خواہشات کی تکمیل کرتا چلا جاتا ہے۔ اسی کو ’جنت‘ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

7تا13ربیع الاوّل1436ھ جلد 23
30دسمبر2014تا5جنوری2015ء شمارہ 50

مدیر مسئول حافظ عاکف سعید
مدیر ایوب بیگ مرزا
نائب مدیر محبوب الحق عاجز

نگرانِ طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی:

67-اے علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور-54000
فون: 36316638-36366638-36293939
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت:36-کے ماڈل ٹاؤن لاہور-54700
فون:35869501-03 فیکس:35834000
publications@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 12 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک......450روپے
بیرون پاکستان

انڈیا---------------(2000 روپے)
یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ
مرزا ایوب بیگ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عالم اسلام کے خلاف سازشوں کی ایک جھلک

عالم اسلام کے خلاف سازشیں دورِ نبوت میں ہی شروع ہوگئی تھیں۔ یہاں تک کہ (معاذ اللہ) آپ ؐ کو قتل کرنے کی کوشش بھی کی گئی۔ یہ سلسلہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے دور میں بھی جاری رہا اور حضرت عمر ؓ کے دور میں بھی، جنہوں نے اسلام کی فتوحات کا دائرہ بہت وسیع کر دیا تھا اور اسلامی سلطنت کی حدود میں لاکھوں مربع میل تک توسیع کر دی تھی۔ آپ ؓ نے اس وقت کی دو سپر قوتوں ایران اور سلطنت روما کو تہس نہس کر دیا تھا، مگر پھر حضرت عمر ؓ کو ایک ایرانی مجوسی ابولولو فیروز نے ایک سازش کے تحت شہید کر دیا۔ حضرت عثمان ؓ کے دور میں بھی پہلے دس سال میں اسلامی فتوحات کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ اس وقت اسلامی سلطنت اتنی مضبوط اور مستحکم ہو چکی تھی کہ اسلام دشمن قوتیں مسلمانوں کو میدان جنگ میں شکست دینے کے حوالے سے مکمل طور پر مایوس ہو چکی تھیں۔ لہٰذا عسکری جدوجہد کو ترک کر کے مسلمان دشمن قوتوں خصوصاً یہودیوں نے اپنی تمام تر توجہ مسلمانوں کے خلاف سازشوں پر مرکوز کر دی، اور مسلمانوں کے درمیان اختلاف پیدا کرنے کے لیے مختلف حربے استعمال کرنے شروع کر دیئے۔ عبداللہ بن سبا نے جو ایک یہودی تھا، اسلام کا لبادہ اوڑھا اور خلیفۂ وقت حضرت عثمان غنی ؓ کے خلاف جھوٹا اور گمراہ کن پروپیگنڈہ شروع کر دیا۔ اس نے ایک مہم کے طور پر بہت سے اسلامی علاقوں کا دورہ کیا اور حضرت عثمان ؓ کی حکومت کے خلاف بے بنیاد اور گمراہ کن باتیں پھیلائیں۔ اور وہ مسلمانوں کے ایک خاص طبقے کو حضرت عثمان ؓ کے خلاف گمراہ کرنے میں کامیاب ہو گیا اور آپ ؓ کو خود مسلمانوں نے ہی شہید کر دیا۔ یہ مسلمانوں کے خلاف ایک ایسی کامیاب سازش تھی جس نے تاریخ کا رخ موڑ دیا۔ حضرت عثمان ؓ نے شہید ہونے سے پہلے اپنے قاتلوں کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ اگر تم نے مجھے قتل کر دیا تو پھر مسلمان کبھی متحد نہیں ہو سکیں گے۔ آپ ؓ کی یہ پیش گوئی صد فیصد درست ثابت ہوئی، اور مسلمان آج تک متحد نہیں ہو سکے۔

طارق بن زیاد نے سپین کو فتح کیا اور ایک طویل عرصہ تک مسلمانوں کی وہاں حکومت قائم رہی۔ مسلمانوں نے وہاں عظیم کتب خانے قائم کیے۔ لیکن بعد ازاں اسی علمی ورثہ کو یہودیوں نے بہت سی ترامیم کے ساتھ یورپ منتقل کیا اور آج کوئی بھی غیر جانبدار محقق اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ یورپ کی موجودہ ترقی میں اس علمی خزانے کا کلیدی حصہ ہے۔ آج مسلمانوں کا یہ علمی ترکہ مسلمانوں ہی کے خلاف استعمال ہو رہا ہے۔ مسلمانوں کی بعد کی تاریخ اگرچہ فتوحات اور کامیابیوں سے بھری پڑی ہے، لیکن بعد میں ہونے والی یہ فتوحات ہمیں اسلام کے لیے نہیں بلکہ اپنی مضبوط حکومتیں قائم کرنے کے لیے نظر آتی ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔ اسی طرح ہندوستان میں مسلمانوں کے مختلف خاندانوں نے ایک طویل عرصہ تک حکومت کی۔ لیکن ایک سازش کے تحت ہندوستان سے بھی مسلمانوں کی حکومت ختم کر دی گئی۔ ایک انگریز ڈاکٹر نے شاہ جہان کی ملکہ کے علاج کے عوض انگریزوں کے لیے تجارتی مراعات حاصل کیں، اور ہندوستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی قائم ہوگئی۔ جو تجارت سے زیادہ سیاسی اور عسکری اقدام کرتی ہوئی اتنی مضبوط ہوگئی کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے اقتدار کو چیلنج کر دیا۔ میسور میں ٹیپو سلطان اور بنگال میں سراج الدولہ کو سازشوں کے ذریعے شکست دی گئی اور ایسٹ انڈیا کمپنی کا ہندوستان پر قبضہ قریب قریب مکمل ہو گیا اور 1857ء میں مسلمانوں کی جنگ آزادی کی کوشش ناکام ہوئی اور

ہندوستان براہ راست تختِ برطانیہ کے ماتحت ہوگیا۔ ہندوستان میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان آباد تھیں۔ انگریزوں کے قابض ہونے سے مسلمان اقتدار سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ جبکہ ہندو کے لیے سوائے اس کے کوئی فرق واقع نہ ہوا کہ پہلے وہ مسلمان کا غلام تھا، اب وہ انگریز کا غلام ہوگیا۔ انگریزوں کا ہندوستان پر مکمل اقتدار 1857ء سے 1947ء تک رہا۔ اس عرصے کے دوران ہندو اور انگریز دونوں نے مسلمانوں کو دبانے اور انہیں پسماندہ رکھنے میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔ 19ویں صدی سے 20ویں صدی کے وسط تک انگریز سلطنت اتنی وسیع ہو چکی تھی کہ اس کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ انگریز کی سلطنت میں سورج غروب نہیں ہوتا۔ 20ویں صدی میں دو بڑی جنگیں ہوئیں، جنہیں جنگ عظیم اول اور جنگ عظیم دوم کہا جاتا ہے۔ ان عظیم جنگوں میں اگرچہ دنوں متحارب قوتیں عیسائی تھیں، لیکن حیرت کا مقام یہ ہے کہ ان جنگوں کے نتیجہ میں عیسائی متحد ہوئے، اور مسلمانوں کا اتحاد یعنی نظام خلافت ختم ہوگیا اور 50 کے قریب مسلمانوں کی ریاستیں وجود میں آ گئیں۔ جنگ عظیم دوم کے آغاز ہی میں لیگ آف نیشنز اپنی طبعی موت مرگئی یا نئی اُبھرنے والی قوتوں نے اسے قتل کر دیا۔ اور یو این او یعنی اقوام متحدہ قائم کی گئی۔ جس کے چارٹر کا اگر مطالعہ کیا جائے تو یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ وہ یورپ اور نئی سپر پاور یعنی امریکا کے مفادات کا تحفظ کرے گی۔ اقوام متحدہ کا ایک ذیلی ادارہ سلامتی کونسل بنایا گیا جس میں امریکا، سوویت یونین، برطانیہ، فرانس کو ویٹو کا حق دیا گیا۔ گویا ایک عالمی بادشاہت قائم کر دی گئی۔ کسی مسلمان ملک کی اقوام متحدہ میں کوئی حیثیت نہیں۔

جنگ عظیم دوم کے بعد امریکا اور سوویت یونین میں سرد جنگ شروع ہوگئی تھی۔ لیکن سوویت یونین کی شکست و ریخت کے بعد امریکا دنیا کی واحد سپر پاور یعنی سپریم پاور کی حیثیت اختیار کر گیا۔ سوویت یونین کے ٹکرے ٹکڑے ہونے کی اصل وجہ اس کی افغانستان میں عبرت ناک شکست تھی، جس میں امریکا اور پاکستان نے مل کر ایک اہم رول ادا کیا تھا۔ لیکن پاکستان اور عالم اسلام کے لیے امریکا کا سپریم قوت بن جانا انتہائی نقصان دہ ثابت ہوا۔ امریکا نے جو پاکستان اور دنیا بھر سے جہاد کے لیے آنے والے مسلمانوں کی وجہ سے سوویت یونین کو شکست دینے میں کامیاب ہوا تھا، احسان فراموشی کا بدترین مظاہرہ کرتے ہوئے انہی مجاہدوں اور پاکستان کو ٹارگٹ کرنا شروع کر دیا۔ سب سے پہلے نائن الیون کا ڈراما رچایا۔ حقیقت یہ ہے کہ نائن الیون عالم اسلام کے خلاف امریکا اور اسرائیل کی بہت گہری اور بھیانک سازش تھی۔ امریکہ نے اس سانحہ کو آڑ بنا کر عالم اسلام کے خلاف مختلف علاقوں میں جنگ شروع کر دی۔ افغانستان کی اسلامی حکومت کو تہس نہس کیا۔ عراق میں صدام حسین کی حکومت کو ختم کیا اور لاکھوں مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ نائن الیون کے بعد عالم اسلام جس سب سے بڑے حادثہ اور صدمہ سے دوچار ہوا وہ یہ تھا کہ مسلمان حکمرانوں نے امریکا کی آغاز کردہ اس جنگ کی جسے وہ دہشت گردی کے خلاف جنگ قرار دیتا ہے پوری پوری حمایت کی اور اس کے اتحادی بن کر سامنے آئے۔

پاکستان اس جنگ سے سب سے زیادہ متاثر ہوا۔ اب تک دہشت گردی کے خلاف اس نام نہاد جنگ میں ساٹھ ہزار کے قریب مسلمان جان سے ہاتھ دھو چکے ہیں، اور یہ غریب ملک اربوں ڈالر کا نقصان کر چکا ہے۔ جس سے وہ دیوالیہ ہونے کے قریب ہے۔ جب نائن الیون کا سانحہ وقوع پذیر ہوا تو اس وقت پاکستان میں ایک فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف قوم پر مسلط تھا۔ اس نے یہ موقع غنیمت جانا کہ اگر امریکا کا اس وقت ساتھ دیا جائے تو وہ (یعنی پرویز مشرف) پاکستان پر ایک طویل عرصہ تک حکمرانی کر سکتا ہے۔ اس ضمیر فروش شخص نے نہ صرف امریکا کا افغانستان کی اسلامی حکومت کی تباہی میں بھرپور ساتھ دیا بلکہ امریکہ کو پاکستان کے اندرونی معاملات میں بھی کھلم کھلا مداخلت کرنے کی اجازت دے دی۔ پاکستان میں ڈرون حملے پرویز مشرف کی اجازت سے ہی شروع ہوئے تھے، جس کا حال ہی میں اس نے اعتراف بھی کیا ہے۔ پاکستان کے غیرت مند قبائلیوں پر ظلم کے پہاڑ توڑے گئے۔ ان پر میزائل حملے کیے گئے، بمباری کی گئی۔ یہاں ایک بار پھر اسلام دشمن قوتوں نے نئے کھیل کا آغاز کیا۔ وہ ایک طرف پرویز مشرف سے قبائلیوں کے خلاف کارروائی کرواتی تھیں اور دوسری طرف قبائلیوں کو فوج کے خلاف انتقامی کارروائی پر اُکساتی تھیں۔ جس کے نتیجے میں تحریک طالبان پاکستان وجود میں آئی۔ اور اس نے ان اسلام دشمن قوتوں کی شہ پر پاکستان کے خلاف کارروائیاں کیں، اور اسلام کا نام لے کر بعض ایسی حرکات کا ارتکاب کیا جس میں اسلام کے امیج کو بری طرح مسخ کیا گیا۔ خصوصاً پشاور میں عیسائیوں کے چرچ پر حملہ کر کے، عبادت کرتے ہوئے عیسائیوں کو مارنا اور آرمی کے سکول میں داخل ہو کر معصوم بچوں کو شہید کرنا جیسے انتہائی شرمناک افعال بھی شامل ہیں۔

ہم سکول کے بچوں کے قاتلوں کو عبرت ناک سزا دینے کے قائل ہیں لیکن ہم محسوس کر رہے ہیں کہ بعض اسلام دشمن قوتیں اس سانحہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حکومت کو ایسی کارروائیاں کرنے کی راہ دکھا رہی ہیں جس سے جنگ کے شعلے مدھم پڑنے کی بجائے اور بھڑک اٹھیں۔ علاوہ ازیں وہ دینی مدارس اور محبِّ وطن مذہبی جماعتوں کو بھی اس آڑ میں ٹارگٹ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم اپنی سیاسی اور عسکری قیادت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ قتل و غارت میں مرتکب دہشت گردوں کو تو یقیناً قرار واقعی سزا دے لیکن صورت حال کو اس قدر نہ بگاڑ دیں کہ اصلاح کے سارے راستے بند ہو جائیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اسلام دشمن قوتیں اب حکومت کو بے جا تشدد کا مشورہ دے کر پاکستان میں خانہ جنگی کروانا چاہتی ہیں۔ پاکستان میں امن و امان بحال کرنے اور اسے مضبوط اور مستحکم ملک بنانے کے لیے پاکستان میں حقیقی اسلامی نظام نافذ کیا جائے، تاکہ ریاستی جبر و تشدد بھی ختم ہو اور جو لوگ مذہب کو آڑ بنا کر یہاں پر تشدد کارروائیاں کرتے ہیں، ان کا جواز بھی ختم ہو جائے۔

عقیدۂ توحید اور فطرتِ انسانی

سورۃ التغابن کی آیات 1 تا 6 کا مطالعہ

مسجد جامع القرآن قرآن اکیڈمی لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم حافظ عاکف سعید حفظہ اللہ کے 19 دسمبر 2014ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

خطبہ مسنونہ اور تلاوتِ آیات کے بعد!

حضرات! سورۃ التغابن ہمارے زیر مطالعہ ہے۔ پچھلے جمعہ اِس بارے میں تمہیدی گفتگو ہوئی تھی۔ آج میں نے اس سورت کی ابتدائی 6 آیات تلاوت کی ہیں۔ اِس سے پیچھے ہم نے سورۃ المنافقون پڑھی ہے۔ وہاں نفاق کا مضمون بیان ہوا ہے۔ یہاں اِس کے برعکس ایمان کی حقیقت کا تذکرہ ہے۔ یہ بات تو سب کو معلوم ہے کہ ایمان کچھ باتوں کو ماننے کا نام ہے۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کا تعلق کائنات کے ابدی حقائق سے ہے۔ نبی کائنات کے انہی ابدی حقائق کی خبر دیتا ہے، انہی کی تفصیلات بیان کرتا ہے اور وہ سو فیصد حق ہوتی ہیں۔ ان ابدی حقائق تک ہماری عقل کی رسائی نہیں ہے۔ ہمارے حواس خمسہ کی رسائی تو اور بھی محدود ہے۔ وہ ان حقائق کا ادراک نہیں کر سکتے۔ کائنات کا آغاز کیا ہے؟ کیا یہ خود بخود بن گئی ہے یا کوئی اُس کا پیدا کرنے والا ہے؟ مظاہر فطرت کی اصل حقیقت کیا ہے؟ انسان کی حقیقت کیا ہے؟ اس کا مقام و مرتبہ کیا ہے؟ اس کی زندگی کا کوئی مقصد ہے یا یہ مقصدیت سے خالی ہے۔ پھر موت کے بعد بھی کوئی زندگی ہے یا نہیں ہے۔ انسان اشرف المخلوقات ہے اور اِسے زمین پر رہنے والے دوسرے حیوانات و نباتات پر برتری حاصل ہے۔ لیکن کیا انسان کی زندگی کی یہی حقیقت ہے کہ وہ 50، 60 سال جئے اور مر جائے؟ کیا یہی زندگی ہے؟ کیا انسان کی یہی معنویت ہے؟ یہ اور اِس طرح کے سینکڑوں سوالات انسان کے ذہن میں اُٹھتے ہیں۔ ان کا اصل اور شافی جواب نبی دیتا ہے۔ البتہ بعض اوقات نبی کے گمراہ پیروکار لوگوں کو الٹی سیدھی باتیں ماننے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ جیسے حضرت عیسیٰ علیہ اسلام توحید کی تعلیمات لے کر آئے تھے مگر اُن کے بعد سینٹ پال نے حضرت مسیحؑ کے دین کا حلیہ بگاڑ دیا۔ دین توحید کو دین تثلیث میں بدل دیا۔ اُس نے کہا کہ خدا اصل میں ایک نہیں ہے، تین ہیں: اللہ، روح القدس اور مسیح۔ پھر کہا کہ ہاں توحید تین مل کر ایک ہوتے ہیں۔ گویا ایک میں تین ہیں یا تین میں ایک۔ انسان کی فطرت میں توحید ہے اور چونکہ یہ تثلیث انسانی فطرت کے مطابق نہیں تھی، لہٰذا اُسے لوگوں پر زبردستی ٹھونسا گیا، اور جبر کیا گیا۔ کہا گیا کہ اس کو مانو۔ اس کو dogma کہا

مرتب: محبوب الحق عاجز

گیا۔ یہ ایمان نہیں ہے۔ یہ ایسی چیز ہے جو زبردستی مسلط کی گئی ہے۔ اس کے لیے عقل اور فطرت میں کوئی بنیاد نہیں ہے۔ پس جب نبیوں کے دین کو مسخ کیا گیا تو ایمان نے پھر dogma کی شکل اختیار کی۔ اسی لئے آج کل یہ سمجھا جاتا ہے کہ ایمانی حقائق dogma ہوتے ہیں، جن پر انسان غور پر آمادہ نہیں ہوتا۔ dogma نے مذہب کو زندگی سے کاٹ کر بالکل الگ کر دیا ہے۔ آج کی دجالی تہذیب اور اُس کا پھیلایا ہوا سارا فساد عیسائیوں کے اِسی تصور ابنیت مسیح اور عقیدۂ تثلیث کا نتیجہ ہے۔

اسلام انسان کو غور و فکر کی دعوت دیتا ہے۔ انسان جب سوچتا ہے تو وہ لازماً دو تین نتائج تک پہنچتا ہے۔ سوچ کا پہلا نتیجہ یہ یقین ہوتا ہے کہ پوری کائنات کا کوئی ایک ہی منتظم ہے۔ کائنات میں جس قدر بے مثال ہم آہنگی ہے، اُس کی بنا پر انسان جتنا غور کرے گا اتنا ہی اُس کا یہ یقین گہرا ہوگا۔ اِلّا یہ کہ وہ خود اپنے سوچنے کے عمل کے آگے ایک رکاوٹ کھڑی کر دے۔ جیسے اہل کلیسا نے تجربہ سے مغائرت اور نفرت پیدا کی، اور سائنس اور فلسفے پر پابندی لگائی تو عیسائیوں کے ہاں مذہب اور اللہ سے دوری پیدا ہو گئی۔ بہرحال جب انسان غور کرتا ہے تو اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ کائنات کے پیچھے ایک ہی ہستی، ایک ہی ذہن کارفرما ہے۔ ایک سے زیادہ ہستیوں کی کارفرمائی ہو بھی نہیں سکتی۔ قرآن کہتا ہے کہ اگر ایک سے زیادہ معبود ہوتے تو فساد برپا ہو جاتا۔ اس لئے کہ ہر الٰہ اپنی اپنی مخلوق کو لے کر دوسرے کے خلاف برسرپیکار ہو جاتا اور یوں اقتدار کی جنگ چھڑ جاتی۔ ساری کائنات اللہ وحدہٗ لاشریک کے حکم کے تابع اور اُسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ اللہ کی مرضی کے بغیر ایک پتا تک نہیں ہل سکتا۔ ہاں اللہ نے انسان کو کچھ اختیار دیا ہے، جسے وہ اپنی غفلت، نا اہلی اور حماقت کے سبب غلط استعمال کرتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ انسان جتنا غور کرے گا رب کی قدرت، اس کی خلاقی، اس کی صناعی، اس کی صفات کاملہ، اُس کی تقدیس پر اُس کا یقیناً اتنا ہی بڑھے گا۔ سوچنے والا شخص (جس کی سوچ درست سمت میں ہوگی) لازماً اس نتیجے پر پہنچے گا کہ اس کائنات میں جو بھی حسن و خوبی

ہے، جو بھی رعنائی اور بھلائی ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی کی عطا ہے۔ اُس کا سر چشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ یہ اللہ کی تسبیح ہے۔ اور تسبیح نصف دوسری ہے۔ یعنی یہ میزان معرفت کو آدھا بھر دیتی ہے۔ دوسری نصف میزان حمد ہے۔ یعنی یہ میزان معرفت کو بھر دیتی ہے۔ لائق حمد صرف وہی ذات ہے۔ شکر کے لائق وہی ہستی ہے۔ سورج کی تمازت سے اگر فصلیں پکتی ہیں تو شکریے کا مستحق سورج نہیں ہے، رب ذوالجلال ہے جس نے سورج کو اس کام میں لگا دیا ہے۔ انسان کا المیہ یہ ہے کہ وہ جب اللہ تک نہیں پہنچ پاتا تو سورج کو ہی دیوتا سمجھنا شروع کر دیتا ہے۔ اِسی طرح وہ ستاروں کو پوجنے لگتا ہے۔ دیگر مظاہر فطرت کی پرستش شروع کر دیتا ہے۔ حالانکہ توحید اُس کی فطرت میں موجود ہے۔ اُس کی سوچ غلط نہ ہو اور وہ صحیح طریقے پر غور کرے اور فطرت کے اشاروں کو ساتھ لے کر چلے تو لازماً توحید تک پہنچے گا اور اُسے اللہ کی معرفت حاصل ہو جائے گی۔ جب ایسے شخص کے سامنے نبی کی دعوت آتی ہے اور نبی یہ بتاتے ہیں کہ کائنات کا خالق و مالک اور الٰہ ایک اللہ ہے اور اس کی صفات یہ ہیں، پیغام یہ ہے، تو وہ لپک کر اس دعوت کو قبول کرتا ہے، کہ یہی تو حق ہے۔ یہ ہے اصل میں ایمان۔ اسی لیے حدیث میں آتا ہے کہ ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر یہ اُس کے والدین ہیں جو اُسے یہودی، مجوسی یا نصرانی بنا دیتے ہیں۔ فطرت انسانی میں اللہ نے اپنی پہچان رکھ دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق سے بہت پہلے ارواح انسانی سے یہ سوال کیا تھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا تھا کیوں نہیں (اللہ تو ہی ہمارا رب ہے)۔ چنانچہ ہر انسان اصلاً اللہ کو جانتا ہے۔ اُس کے دل میں کی محبت الٰہی کا ایک دیا روشن ہے۔ اقبال کہتے ہیں کہ ؎

ہے ذوق تجلی بھی اسی خاک میں پنہاں
غافل! تو نرا صاحبِ ادراک نہیں ہے!

فطرت صالحہ ہی کی بنا پر انسان میں نیکی اور خیر کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ انسان میں اگر ایک طرف حیوانیت اور درندگی ہے، تو دوسری طرف خیر و بھلائی کا جذبہ بھی موجود ہے۔ انسان دونوں چیزوں کا ملغوبہ ہے۔ حیوان بھی ہے اور دوسری طرف فرشتوں سے اوپر بھی ہے۔ ایمان یہ ہے کہ آدمی فطرات میں موجود ان ابدی حقائق کو مانے، جن کی دعوت نبی دیتا ہے۔ اب آیئے، اِس سورت کا مطالعہ کریں۔ فرمایا:

﴿يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ﴾

''جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے (سب) اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔''

زبان سے ہر شے پکار رہی ہے کہ میرا خالق، میرا صانع، میرا موجد ایک ذات کامل ہے، جو ہر عیب، ہر نقص اور ہر کوتاہی سے پاک ہے۔ یہ تسبیح حالی ہے کہ ہر شے اپنے حال سے اللہ کی وحدانیت اور پاکیزگی کی گواہی دے رہی ہے۔ ایک تسبیح قولی بھی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ نے یہ بات واضح کی ہے کہ ﴿وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ﴾ (اسراء:44) ''اور (مخلوقات میں سے) کوئی چیز نہیں مگر اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتی ہے، لیکن تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے۔'' یعنی کائنات کی ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے کوئی نطق عطا کی ہے۔ اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو اللہ کی تسبیح و تحمید میں مشغول نہ ہو۔ لیکن ہم ان کی تسبیح کو سمجھ نہیں پاتے۔ ہر چیز کا اپنا اپنا نطق ہے اور وہ اپنے اپنے انداز میں تسبیح میں مشغول رہتی ہے۔ انسان جسے کسی قدر اختیار دیا گیا ہے، اگرچہ بسا اوقات بگڑ کر فرعون بن جاتا ہے، تاہم اُس کا بھی پورا جسم اور جسم کا

پریس ریلیز 26 دسمبر 2014ء

دہشت گردی کے مرتکب مجرموں کو قرار واقعی سزا دیں، لیکن بے جا تشدد اور پکڑ دھکڑ سے گریز کیا جائے

فوجی عدالتیں اگر انصاف کے اسلامی تقاضوں کو ملحوظ رکھیں تو کسی کو ان کے کام کرنے پر اعتراض نہ ہوگا

پاکستان میں اسلام کا نظام عدل اجتماعی قائم ہو جائے تو نہ حکومت ظلم و ستم روا رکھ سکے گی اور نہ کوئی گروہ مذہب کے نام پر متشددانہ کارروائیاں کر سکے گا

حافظ عاکف سعید

دہشت گردی کے مرتکب مجرموں کو قرار واقعی سزا دیں، لیکن بے جا تشدد اور پکڑ دھکڑ سے گریز کیا جائے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر حافظ عاکف سعید نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ جہاں جرم ثابت ہونے پر مجرم کو سزا دینا عدل و انصاف کا تقاضا ہے وہاں کسی بے گناہ اور معصوم کا سزا پانا بھی حد درجہ ظلم اور ناانصافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بعض سیکولر عناصر صورت حال کا فائدہ اٹھاتے ہوئے محب وطن مذہبی جماعتوں اور دینی مدارس کو ٹارگٹ کرنے کا اپنا ایجنڈا پورا کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فوجی عدالتیں اگر انصاف کے اسلامی تقاضوں کو ملحوظ رکھیں اور جلد بازی کا مظاہرہ نہ کریں تو کسی کو ان کے کام کرنے پر اعتراض نہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ کاش ہم اصل حل کی طرف آئیں اور پاکستان میں اسلام کا نظام عدل اجتماعی قائم کریں یعنی شریعت محمدیؐ کا مکمل نفاذ ہو جائے تو نہ حکومت ظلم و ستم روا رکھ سکے گی اور نہ کوئی گروہ مذہب کے نام پر متشددانہ کارروائیاں کر سکے گا۔ وگرنہ ہم کبھی ایک طرف کی انتہا پسندی کا شکار رہوں گے اور کبھی دوسری طرف کی انتہا پسندی ہم پر مسلط ہو جائے گی۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اسلامی)

ایک ایک خلیہ اللہ کے احکام کے تابع ہے۔

﴿لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ز وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ o﴾ (التغابن:1)

''اسی کی سچی بادشاہی ہے اور اسی کی تعریف (لامتناہی) ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

کائنات پر حکومت و اختیار اُسی کا ہے۔ یہ کائنات اس کی مخلوق ہے۔ وہ اس کا خالق و مالک ہے۔ لہٰذا اسی کا حق ہے کہ اس پر اختیار و اقتدار اُسی کا ہو۔ اور عملاً بھی حکومت و اختیار اُسی کا ہے۔ اور وہی تعریف کے لائق ہے، اور عملاً بھی ہر چیز اسی کی تعریف میں مشغول ہے۔ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ آگے فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ﴾

''وہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا۔ پھر کوئی تم میں کوئی کافر ہے اور کوئی مومن۔''

انسانوں کا خالق بھی وہ ہے۔ اور باقی سب مخلوقات کا خالق بھی وہی ہے۔ اللہ ہی نے سب لوگوں کو پیدا کیا۔ پھر اُن میں سے کچھ کافر و منکر ہو جاتے ہیں اور کچھ اپنے رب پر ایمان لے آتے ہیں۔ یہ اعتراف کرتے ہیں کہ ہاں اللہ ہی ہمارا خالق و مالک ہے۔ وہی ہمارا رب ہے۔ دوسرے لفظوں میں پیدا تو سب لوگوں کو اللہ نے کیا ہے، مگر اللہ کو ماننے اور نہ ماننے کے حوالے سے یہاں انسانوں میں فرق ہے۔ ہم تحریک پاکستان کے حوالے سے دو قومی نظریے کی بات کرتے ہیں۔ حقیقت میں پورے عالم انسانی میں دو ہی قومیں ہیں: ایک کافر اور دوسرے مسلمان۔ ایک رب کا انکار کرنے والے اور دوسرے اپنے رب پر ایمان رکھنے والے۔ ساری دنیا میں اصلاً یہی دو قومیں ہیں۔

آیت کے آخر میں فرمایا:

﴿وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ o﴾ (التغابن:2)

''اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو دیکھتا ہے۔''

انسان کو اس دنیا میں امتحان کے لیے بھیجا گیا ہے اور اسے یہاں کھلی آپشن دے دی گئی ہے کہ چاہے تو اللہ کا شکر گزار بن کر رہے اور چاہے تو کھلم کھلا کفر کرے۔ اگرچہ وہ اللہ کی شکر گزاری اور ناشکری کا اختیار رکھتا ہے، لیکن وہ یہ بھی جان لے کہ اگر وہ اس اختیار کو غلط استعمال کرے گا تو اس کا نتیجہ بہت خوفناک ہوگا۔ یہ دنیا تو عارضی ہے۔ یہ اصل زندگی کا بہت چھوٹا سا حصہ ہے۔ یہاں خواہ انسان غلط روش کے باوجود پھلے پھولے اور دنیا اُسے سر آنکھوں پر بٹھاتی ہو، لیکن اللہ اُسے دیکھ رہا ہے۔ آخرت کی دائمی و ابدی زندگی میں اُسے اپنے کیے کی سزا بھگتنی ہوگی۔ ہر نبی اور رسول تفصیل سے لوگوں کو یہ بتاتا آیا ہے کہ اگر انہوں نے ناشکری اور کفرانِ نعمت کی روش اپنائی، اللہ کے دین کا انکار کیا، تو اُس کا نتیجہ بہت خوفناک ہوگا۔ اسی طرح جس نے اپنے اختیار کو صحیح استعمال کیا اور ابدی حقائق کو مان کر اپنے رب کا واقعی وفادار بندہ بن کر جیا، اس کے لیے آخرت میں وہ نعمتیں اور وہ اجر و ثواب ہے، جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ انسان کفر و انکاری یا شکر گزاری و وفاداری میں سے جو بھی روش اپنائے وہ اللہ کے سامنے ہے۔ اللہ اُسے دیکھ رہا ہے۔ وہ ہر وقت اللہ کی نگاہوں کے سامنے ہے۔ اُس کی ہر ہر چیز ریکارڈ ہو رہی ہے۔ آگے فرمایا:

﴿خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ﴾

''اسی نے آسمانوں اور زمین کو مبنی بر حکمت پیدا کیا۔''

اللہ کی یہ تخلیق با مقصد ہے۔ اُس نے آسمان اور زمین کھیل کود کے لئے نہیں بنائے۔ انسان کی زندگی کا بھی ایک مقصد ہے۔ اور اسی مقصد کے حوالے سے پھر اس کو اہداف دیئے گئے ہیں۔ ان اہداف کے لئے مخلصانہ جدوجہد کے حوالے سے انسان کا آخرت میں مقام ہوگا۔

﴿وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ج وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ o﴾ (التغابن:3)

''اور اسی نے تمہاری صورتیں بنائیں اور صورتیں بھی پاکیزہ بنائیں۔ اور اسی کی طرف (تمہیں) لوٹ کر جانا ہے۔''

اللہ نے تمہاری شکل و صورت، قد و قامت اور خدوخال نہایت خوبصورت بنائے، جس سے اللہ کی دوسری مخلوق محروم ہے۔ تم خود بہت ناز کرتے ہو کہ انسان اشرف المخلوقات ہے، سب سے اوپر ہے۔ دیکھو، اللہ نے تمہیں کیا کیا صلاحیتیں دی ہیں۔ یاد رکھو، جس نے تمہاری صورت گری کی ہے، تمہیں اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔ یہ نہیں کہ زندگی بس یہی دنیا کی زندگی ہے، اس کے بعد دوبارہ کوئی جی اُٹھنا نہیں ہے۔ یہ خیال ذہن سے نکال دو کہ یہ اندھیر نگری ہے، چوپٹ راج ہے۔ جس کا داؤ چلے، وہ یہاں دنیا میں مزے اڑائے۔ دوسروں کا استحصال کرے، اُسے کوئی پوچھنے والا نہیں۔ کوئی میزان نصب نہیں کی جائے گی۔ کوئی مکافاتِ عمل نہیں ہوگا۔ نہیں، ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ اصل بات یہ ہے کہ بالآخر تمہیں لوٹ کر اللہ ہی کے پاس جانا ہے، خواہ تمہیں یہ پسند ہو یا ناپسند ہو۔ جہاں تمہارا محاسبہ ہوگا۔ ان آیات میں اصل مضمون ایمان باللہ آیا ہے، لیکن اس کے ذیل میں آخرت کے اشارے بھی آئے ہیں۔ آگے فرمایا:

﴿يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ م بِذَاتِ الصُّدُوْرِ o﴾ (التغابن:4)

''جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب جانتا ہے اور جو کچھ تم چھپا کر کرتے ہو اور جو کھلم کھلا کرتے ہو اس سے بھی آگاہ ہے اور اللہ دل کے بھیدوں سے واقف ہے۔''

اللہ تعالیٰ کا علم کائنات ارضی و سماوی سب پر محیط ہے۔ وہ اور تو اور تمہارے سینوں کے رازوں تک سے واقف ہے۔ اُس کی صفت علم ایسی ہے کہ کوئی چیز اس سے باہر نہیں ہے۔ پیچھے اللہ کی صفت قدرت کا تذکرہ ہوا تھا۔ یہاں صفت علم کا بیان ہوا ہے۔ اللہ کو آخرت میں انسان سے حساب کتاب لینا ہے۔ وہاں وزن اعمال اور جزا و سزا ہونی ہے۔ ظاہر ہے، اصل احتساب وہی ہستی کر سکتی ہے، جس کا علم کامل ہو۔ ورنہ عدل کامل نہیں ہوگا۔ صفت علم کے حوالے سے یہاں یہ پہلو آ رہا ہے کہ جو بھی عمل تم کرتے ہو وہ اللہ کی نگاہ میں ہے۔ تمہارا کوئی بھی عمل اس سے مخفی نہیں ہے۔ وہ تمہاری نیتوں، تمہارے عزائم، تمہاری اُمنگوں، تمہارے ارادوں اور تمہاری سوچ تک سے واقف ہے۔ یہ ہے اللہ کی صفت علم کا درجہ کمال کہ اُس نے ہر پہلو سے کائنات کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ اسی لیے قرآن میں جگہ جگہ آتا ہے کہ اللہ ہر چیز سے باخبر ہے۔ اُس کے علم کی گہرائی کا یہ حال ہے کہ وہ انسان کے دل کے ارادوں، عزائم اور آرزوؤں تک سے واقف ہے۔

آگے ایمان بالرسالت کا ذکر ہے۔

﴿اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ o﴾ (التغابن:5)

''کیا تم کو ان لوگوں کے حال کی خبر نہیں پہنچی جو پہلے کافر ہوئے تھے۔ تو انہوں نے اپنے کاموں کی سزا کا مزہ چکھ لیا اور (ابھی) دکھ دینے والا عذاب (اور) ہونا ہے۔''

اس سے مراد سابقہ قومیں ہیں جن کی طرف رسول

بھیجے گئے۔ جیسے قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود وغیرہ، جنہیں اُن کے کفر و معصیت کی وجہ سے دنیا میں عذاب سے دوچار کر کے تباہ و برباد کر دیا گیا۔ قرآن مجید کے سب سے پہلے مخاطب بنو اسمٰعیل تھے۔ اور اگرچہ ان کے ہاں اڑھائی ہزار سال سے کوئی نبی اور رسول نہیں آیا تھا، لیکن وہ جانتے تھے کہ یہ قوم عاد کے مسکن ہیں، یہ قوم ثمود کے مسکن ہیں، یہ قوم لوط کے مسکن ہیں، ان کے پاس فلاں رسول آئے تھے اور انہوں نے پیغمبروں اور اُن کی دعوت کا انکار کیا تو ان کے ساتھ یہ ہوا۔ فلاں قوم ہلاک کی گئی۔ وہ یہ سب باتیں جانتے تھے۔ شام کی طرف ان کا جو تجارتی روٹ تھا، اُسی پر قوم عاد اور قوم ثمود کے مساکن آتے تھے۔ وہاں اُن بستیوں کے کھنڈر اب تک موجود تھے۔ لہٰذا فرمایا کیا تمہیں پہنچی نہیں ان لوگوں کی خبریں جنہوں نے پہلے کفر کیا تھا، رسول کا انکار کیا۔ تو انہیں اپنے کیے کا مزہ چکھنا پڑا کہ دنیا میں اُن پر عذاب ہلاکت آیا۔ پوری پوری قومیں نیست و نابود کر دی گئیں، اُن کی جڑ کاٹ دی گئی۔ آج اُن کے صرف کھنڈر باقی رہ گئے ہیں، جن میں کوئی ذی نفس نہیں ہے۔ اللہ نے اُن میں سے کوئی ایک بھی نہیں چھوڑا۔ یہ تو دنیا کا عذاب تھا۔ آخرت میں ان کے لیے اس سے بھی دردناک عذاب ہے، جو ان کا منتظر ہے۔ دراصل جب رسول آ جاتا ہے اور قوم کو دعوت دیتا ہے تو قوم پر اتمام حجت ہو جاتی ہے۔ قوم اگر اب بھی نہ مانے تو پھر وہ کسی رعایت کے مستحق نہیں رہتی۔ اس پر دنیا میں عذاب ہلاکت آتا ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ آخرت کے عذاب سے بچ گئی۔ آخرت میں تو اُسے عذاب الیم سے دوچار ہونا پڑے گا۔

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۡ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ غَنِىٌّ حَمِيْدٌ﴾ (التغابن:6)

”یہ اس لئے کہ ان کے پاس پیغمبر کھلی نشانیاں لے کر آئے تو یہ کہتے کہ کیا آدمی ہمارے ہادی بنتے ہیں؟ تو انہوں نے (ان کو) نہ مانا اور منہ پھیر لیا اور اللہ نے بھی بے پروائی کی۔ اور اللہ بے پروا (اور) سزاوار حمد (وثنا) ہے۔“

یہ اُن کے کفر کی علت ہے۔ انہوں نے یہ کفر جو ان کے عذاب کا باعث بنا، اس لیے کیا کہ انہوں نے ایک بشر کو اپنا ہادی ماننے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہمارے جیسا انسان رسول بن کر ہماری ہدایت و رہنمائی کرے۔ اگر اللہ کو کوئی پیغامبر بھیجنا تھا تو ہمیں کوئی فرشتہ اُترتا ہوا نظر آتا۔ پھر ہم مان لیتے۔ انہوں نے رسول کے معجزات دیکھ کر بھی اُسے ماننے سے انکار کر دیا۔ معجزات دیکھ کر بھی قوم ایمان نہیں لائی۔ بات یہ نہ تھی کہ قوم پر حقیقت واضح نہیں ہو رہی تھی، بلکہ مسئلہ یہ تھا کہ انہوں نے بہر صورت انکار کرنا تھا۔ انہیں انکار کے لیے بہانہ چاہیے تھا۔ لہٰذا رسول آئے، دعوت دیتے رہے، اِس راہ میں تکلیفیں برداشت کرتے رہے، مگر قوم ٹس سے مس نہیں ہوئی۔ اِس روش کا نتیجہ یہ ہوا کہ بالآخر اللہ نے بھی ان سے بے رخی اختیار کر لی۔ اور اللہ کو ان کی کوئی پروا نہیں ہے۔ وہ غنی ہے۔ تو اے بنو اسمٰعیل اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو اِس کا نقصان تمہیں ہی ہو گا۔ تمہیں ایمان کی جو دعوت دی جا رہی ہے، اِس کو قبول کرو گے تو ایسا نہیں ہے کہ اس سے اللہ کی حکومت میں کوئی اضافہ ہو جائے گا، اس کی طاقت بڑھ جائے گی۔ اللہ کے اقتدار و اختیار میں اِس سے فرق واقع نہیں ہو گا، بلکہ ایمان لانے کا سارا فائدہ تمہیں ہی ہو گا۔ لہٰذا تم اپنی فکر کرو۔ اور دعوت ایمان کی تردید اور اُس کی مخالفت کا راستہ ترک کر دو۔ اس سورت کے بقیہ حصہ کا مطالعہ ہم آئندہ کریں گے۔ ان شاء اللہ

☆☆☆☆☆

رفقاء متوجہ ہوں ان شاء اللہ العزیز

”قرآن اکیڈمی یاسین آباد کراچی“ میں

2 تا 4 جنوری 2015ء

(بروز جمعہ نماز عصر تا اتوار نماز ظہر)

مدرسین تربیتی کورس

جبکہ اسی مقام پر

9 تا 11 جنوری 2015ء

(بروز جمعہ نماز عصر تا بروز اتوار نماز ظہر)

امراء و نقباء تربیتی و مشاورتی اجتماع

کا انعقاد ہو رہا ہے

زیادہ سے زیادہ مدرسین اور

امراء و نقباء متعلقہ پروگرام میں شامل ہوں

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

برائے رابطہ: 021-34816580-81

0345-2789591

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: 36316638-36366638(042)

دل بیٹھ گیا ہے

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

بچے تو سانجھے ہوتے ہیں، معصوم ہوتے ہیں، پشاور کے حادثے نے وہ سارے زخم ہرے کر دیئے جو 9/11 سے آج تک یوں لگے تھے کہ پنبہ کجا کجا نہم! بسا اوقات بڑے بڑے سانحات پر میڈیا کی خاموشی، قوم کی نیم رضامندی والی بے نیازی پر دل سلگ اٹھتا تھا۔ لگتا تھا شاید ہم بحیثیت قوم مردہ ضمیر ہو چکے ہیں۔ تاہم اس مرتبہ بھرپور کوریج، غمزدہ خاندانوں کے دکھ میں شریک پوری قوم، غیر ملکی سفیروں تک کی ریلی، دنیا بھر سے ہمدردی کے پیغامات کی وصولی۔۔۔ لگتا ہے بچوں نے جان دے کر سوئی ہوئی دنیا اور کھوئی ہوئی قوم بیدار اور بازیاب کر دی ہے۔ حتیٰ کہ بھارتی گجرات کے ہزاروں مسلمانوں کا قاتل مودی تک تڑپ اٹھا۔ حیرت انگیز اظہار یکجہتی (دوسری طرف آل مودی 25 دسمبر کو علی گڑھ میں 300 مسلمانوں کو زبردستی ہندو بنانے کے لئے جلسہ کر رہی ہے جس پر بھارتی پارلیمنٹ میں شدید احتجاج ہوا ہے)۔

تاہم پوری دنیا بچوں کے لئے واقعی اتنی حساس ہے؟ قطار اندر قطار اس بے رحم دہشت گردی کے عفریت نے مسلم بچوں پر دنیا بھر میں جو قیامت ڈھائی ہے، وہ ذہن کی سکرین پر اترتی چلی آئی۔ یہ عفریت امریکہ میں پیدا ہوئی۔ تولد تو بش سینئر کے ہاں ہوئی تھی۔ جنگ خلیج میں سب سے پہلے عراقی بچے بھینٹ چڑھے۔ عراق پر پابندیوں سے پہلے عراقی بچے مشرق وسطیٰ میں بہترین صحت، تعلیم اور پر آسائش گھریلو زندگی سے بہرہ مند تھے۔ تاہم 6 اگست 1990ء میں عائد کردہ معاشی ناکہ بندی کے ہاتھوں (2003-1990ء) ماہانہ چار ہزار بچے پیٹ اور سانس کی بیماریوں اور ناکافی غذا کے سبب موت کی بھینٹ چڑھے ہیں۔ امریکہ و برطانیہ نے لگاتار ادویہ، دیگر ضروریات زندگی کی فراہمی کی اجازت کو ویٹو کیا بلکہ امریکہ و برطانیہ نے جو اسلحہ عراق پر بمباریوں سے برسایا اس میں یورینیم دھات کی موجودگی نے کینسر اور پیدائشی معذوریوں اور جسم کے مدافعتی نظام کو ناکارہ کرنے جیسی بیماریوں سے نوازا۔ اس پر مستزاد ادویاتی پابندیوں نے عراقی بچوں پر موت مسلط کر دی۔ تاہم وہ تکلیف دہ اعداد و شمار (جس کی تفصیل اس کالم میں نہیں سما سکتی) اس رپورٹ کے تحریر کرنے والے (جوائن بیکر، مارچ 2013ء) کے مطابق واشنگٹن اور لندن کے جنگی منصوبہ سازوں کے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ کیونکہ ان حکومتوں پر عراق کی بتدریج تباہی کی ذمہ داری بے پناہ ہے! 2003ء کے بعد کے حملوں میں 40 لاکھ عراقی بے گھر ہوئے، جس میں 20 لاکھ بچے بھی تھے۔ دربدری اور بے گھری کی اس بلا میں 93,500 بچے لاپتہ ہو گئے۔ تعلیمی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ صحت کے احوال مزید دگرگوں ہو چکے ہیں۔ 2004ء میں فلوجہ پر ممنوعہ مواد کی بمباریوں سے بچوں میں کینسر 12 گنا بڑھ چکا ہے۔ غرض بچوں کے غم خواروں نے عراق، شام، فلسطین اور خود پاکستان میں جو کردار ادا کیا ہے اس پر حالیہ ردعمل ایک خوشگوار حیرت کا سامان ضرور ہے۔ (یا امریکہ یورپی یونین کی رگ حمیت ملالہ پر پھڑکی تھی)۔

شام میں جنگ سے متاثرہ مسلمان بچوں کی تعداد 50 لاکھ ہے۔ 10 ہزار مسلمان بچے مارے جا چکے ہیں۔ غزہ کے ہر 6 سالہ بچے نے 3 یا اس سے زیادہ جنگیں دیکھی ہیں۔ موت ان کے ہر طرف رقصاں ہے۔ خود پاکستان میں باجوڑ میں (30 اکتوبر 2006ء) ایک پورا مدرسہ ڈرون حملے میں زمین بوس کر دیا گیا۔ امریکی رحمدلی کا نشانہ اکٹھے 69 بچے بنے۔ کل 80، 100 شہادتیں ہوئیں۔ (اگرچہ امریکہ کے ہاتھوں مرنے والے ہلاک کہلاتے ہیں) پورا یہ سکول مسمار ہوا جس میں سے نکلنے والی زیادہ قطار اندر قطار لاشوں کے گلدستے میں سب سے کم عمر 7 سال کا تھا۔ بڑی تعداد 10 تا 16 سال کی تھی۔ غربت کی بناء پر پسماندہ علاقے میں کسمپرسی کی حالت میں لاشیں چارپائیوں پر یا زمین پر رکھی گئی تھیں۔ ایمبولینسوں کی سہولت، طبی امداد (جس کی نوبت بھی زیادہ نہ آئی) میڈیا، سول سوسائٹی، گلدستے، موم بتیاں، قومی سوگ کچھ بھی نہ تھا۔ ایسے مناظر ڈرون حملوں میں 360 مرتبہ تخلیق ہوئے۔ چیتھڑوں میں بکھرے بدن، عورتیں، بچے، جوان نیز جنازوں پر حملے۔ پشاور کے واقعے نے سارے غم اگلے پچھلے تازہ کر دیئے۔ جامعہ حفصہ کی طالبات اور حافظ طلبہ کا ذکر شجر ممنوعہ ہے۔

اللہ نہ کرے کہ دجالی جنگوں کے اس تسلسل میں الجھ کر ہماری نگاہ بھی کانے دجال کی طرح یک چشمی ہو جائے جو ملالہ پر روئے اور عافیہ صدیقی کے لئے وہ آنکھ پتھر کی ہو۔ جو اس اکیلے کی حدت تو محسوس کرے، لیکن ایسے ہی 69 بچوں کی نوعمر لاشوں پر اندھی بہری ہو جائے۔

یہ وقت جذباتیت کی لو بھڑکا کر امریکہ کے کھودے دہشت گردی کی جنگ کے گڑھے میں اور گہرا اتر جانے کے لئے استعمال نہ کیا جائے۔ سیاسی اور دینی قیادت کا امتحان ہے۔ فیصلے سیاسی قیادت کو جبر اور جذباتی دباؤ کی فضا میں نہیں، حقیقت پسندانہ تدبر کے ساتھ کرنے ہیں۔ دور اندیشی سے فیصلہ کیجئے جو دنیا میں بھی دیرپا نتائج کے حامل ہوں اور عاقبت بھی برباد نہ ہو۔ سر میں درد کا علاج سر اڑا کر نہیں کیا جاتا۔ پیٹ میں کیڑے پڑ جائیں تو جہاں پیٹ پر سپرے کرنا لاحاصل ہوتا ہے، وہاں پیٹ پر گولی مارنے سے بھی علاج نہیں ہوتا۔ گولی کھانا آسان تر ہے خواہ کتنی ہی کڑوی کیوں نہ ہو۔ سزائے موت برسانے، جلاد بھرتی کرنے، جیلوں کے منہ کھول دینے، اندھا دھند گرفتاریوں، کرے کوئی بھرے کوئی، سے مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ پہلے بھی مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ مسئلے کی حقیقی وجوہات سے آنکھیں بند رکھ کر یہی جنگ ہم نے افغانستان سے لا کر ملک کے طول و عرض میں بو دی ہے۔ امریکہ جس کی جنگ ہم لڑ رہے ہیں (بقول بوب وڈورڈ کے اوباما زوار) وہ تو محفوظ و مامون بیٹھا ہے۔ 60 ہزار جانوں کا نذرانہ ہم نے دیا ہے۔ فرنٹ لائن اتحادی بن کر آپریشن در آپریشن کئے جا رہے ہیں۔ سالہا سال سے معاشی بربادی، بدامنی مول لی ہے، یہ 60 ہزار سارے بچے، سارے جوان، سب کے سب پاکستانی ہی تھے۔ مسلمان بھی! عراق والی بتدریج تباہی ہم دیکھ رہے ہیں۔ ہم نے اپنے ہاں قبرستانوں پر قبرستان آباد کر ڈالے۔ کیا یہی مسائل کا حل ہے؟ (باقی صفحہ 18 پر)

نبی کریم ﷺ بحیثیت قاضی و منصف

حافظ محمد مشتاق ربانی

جب ہم آپؐ کی عظیم ہستی کو بحیثیت قاضی و منصف کے عنوان سے دیکھتے ہیں، تو اس میں دو الفاظ عدل وقسط کا بار بار ذکر ہوتا ہے۔ بظاہر ان دونوں کا معنی انصاف ہے لیکن ان میں باریک فرق ہے۔ عدل کے معنی ہیں کسی وزن یا شے کو اُس کے محل و مقام پر رکھنا، برابری کرنا۔ جبکہ قسط کے معنی کسی کے حقوق و واجبات کا پورا پورا ادا کرنا کے ہیں۔ قسط کے بارے میں ہے:

﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى﴾ (النساء:3)

”اور اگر تمہیں اس بات کا خوف ہو کہ (حقوق و واجبات میں) یتیم لڑکیوں سے انصاف نہ کر سکو گے“

یعنی ایسے حالات پیدا ہو جائیں کہ ان کے ساتھ منصفانہ برتاؤ نہ کر سکو، ان کے تقاضوں کو پورا نہ کر سکو۔ یہاں دیکھیں کہ اس میں کسی دوسرے کے ساتھ تقابل نہیں کیا جا رہا بلکہ ان کے حقوق کو پورا کرنے کا مسئلہ ہے لیکن عدل کے بارے میں فرمایا:

﴿وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَاۗءِ﴾ (النساء:129)

”اور تم خواہ کتنا ہی چاہو عورتوں میں ہرگز برابری نہیں کر سکو گے۔“

یہاں مختلف عورتوں میں برابر کے سلوک کا سوال ہے، اس لیے یہاں عدل استعمال ہوا ہے۔ نظام عدل وقسط اس قدر اہم ہے کہ یہ زندگی کے تمام شعبوں پر محیط ہے۔ یہ صرف نظام قضاء تک محدود نہیں بلکہ معاشرتی، عائلی، معاشی اور سیاسی سبھی میدانوں پر محیط ہے، لیکن اس مضمون میں ہم اختصار کے ساتھ آپؐ کی ذات گرامی بحیثیت قاضی و منصف دیکھیں گے۔ لیکن اس سے پہلے مختصراً سمجھیے کہ عدل وقسط کے نظام کی تلاش کی انسانی تاریخ بہت قدیم ہے۔ انسان نے اس کے حصول میں بہت ٹھوکریں کھائی ہیں۔ اس میدان میں کبھی وہ افراط کا شکار ہوا، اور کبھی تفریط کی راہ پر گامزن ہوا۔ ویسے بھی انسان خود اس مسئلہ کو حل نہیں کر سکتا تھا جب تک اللہ تعالیٰ اس کی بابت راہنمائی نہ کرتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ﴾ (النحل:9)

”بے شک اللہ تعالیٰ عدل (وانصاف) کا حکم دیتا ہے۔“

چنانچہ وحی الٰہی سے انسان اس مسئلے کی دلدل سے نکلا جیسا کہ قرآن حکیم سے معلوم ہوا کہ تمام انبیاء کرامؑ اپنے اپنے عہد میں عدل وقسط پر انسانیت کو چلاتے رہے جو کہ ان کا حقیقی مقصد بعثت تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ﴾ (الحدید:25)

”ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی نشانیاں دے کر بھیجا اور ان پر کتابیں نازل کیں اور ترازو (یعنی قواعد عدل) تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔“

نبی کریم ﷺ بھی اسی لیے مبعوث ہوئے کہ نظام عدل وقسط قائم کریں۔ آنحضور ﷺ سے کہا گیا کہ آپ انہیں بتائیں کہ

﴿وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ﴾ (الشوریٰ:15)

”اور مجھے حکم ہوا کہ تم میں انصاف کروں۔“

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر وارد ہوا:

﴿قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ﴾ (الاعراف:29)

”کہہ دو کہ میرے پروردگار نے مجھے انصاف کرنے کا حکم دیا ہے۔“

آپؐ کی بعثت سے قبل زمانہ جاہلیت میں بدوی قبائل میں کوئی حکومت نہ تھی اور نہ کوئی عدالت تھی کہ جس کے پاس جا کر ہر تنازعہ کے حل کا سوال کیا جا سکتا۔ اس کے باوجود اہل مکہ نے انتہائی محدود سطح پر عدل کی فراہمی کے لیے چند ایک کوششیں کیں جیسے عکاظ کے میلے میں حکم کا مقرر کرنا، یا ظلم وستم کی صورت میں حلف الفضول نامی تنظیم قائم کرنا لیکن اس عدل کی جامع شکل تب ابھری جب آپؐ کی معزز شخصیت سامنے آئی۔ آپ جانتے ہیں کہ آنحضور ﷺ آغاز وحی سے قبل بھی عربوں کے ہاں فیصلہ کرتے تھے۔ چنانچہ جب حجر اسود کو اس کی جگہ نصب کرنے کے بارے میں سخت اختلاف پیدا ہوا تو آپؐ کے عادلانہ و منصفانہ فیصلہ سے ہی وہ بہت بڑی خونریزی سے محفوظ رہے۔ لیکن جب آپؐ پر نبوت کا ظہور ہوا تو آپؐ نے اس کے بعد نظام قضاء میں عدل وقسط کا ایک جامع نظام دیا۔ یہاں تک کہ اہل مدینہ کو آپؐ نے ایک تحریری دستور دیا اور وہاں آپؐ کی حیثیت ایک مستقل قاضی کے طور پر سامنے آئی۔ چنانچہ آپؐ کی پروقار شخصیت ایک ایسا ادارہ ثابت ہوئی جس کو کوئی چیلنج نہیں کر سکتا تھا۔ گویا آپؐ سپریم کورٹ کی حیثیت رکھتے تھے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جو رسول اللہ ﷺ تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں وہ چھوڑ دو“۔ (الحشر:7) یاد رہے کہ آپؐ کی یہ حیثیت صرف اس دور تک محدود نہ تھی بلکہ جس طرح آپؐ کی رسالت ابدی ہے، اسی طرح آج بھی آپؐ کا فرمان اور حکم نہ صرف عدل وقسط میں بلکہ ہر شعبۂ زندگی میں اتھارٹی ہے جس کو کسی صورت چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔

قضا کے نقطۂ نظر سے عدل وقسط کا مفہوم یہ ہے کہ لوگوں کے مقدمات نمٹاتے ہوئے، جج یا قاضی ان کے حقوق عامہ کا اس طرح تحفظ کرے کہ کسی ایک فریق کی بھی حق تلفی نہ ہونے پائے۔ حاکم ومحکوم، امیر وغریب، شریف ووضیع، کمزور وطاقتور، کالے وگورے، اور مسلم وغیر مسلم قانون کی نظر میں برابر ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو، اور اللہ تعالیٰ کے لیے سچی گواہی دو خواہ اس میں تمہارا یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کا نقصان ہی ہو۔ اگر کوئی امیر ہے یا غریب تو اللہ تعالیٰ ان کا خیر خواہ ہے تو تم خواہش نفس پر چل کر عدل نہ چھوڑ دینا۔ اگر تم ٹیڑھی شہادت دو یا شہادت سے بچنا چاہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔“ (النساء:135)

آپؐ نے ہمیں عملی طور پر سمجھایا کہ فیصلہ کرتے ہوئے امیر وغریب کا خیال نہ رکھا جائے۔ یہاں تک کہ اپنی بیٹی کا فیصلہ کرتے ہوئے بھی عدل وانصاف کا دامن نہ چھوڑا جائے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ قریش کی شاخ بنو مخزوم کی ایک معزز خاتون فاطمہ نے چوری کی، جس کا مقدمہ عدالت نبوی ﷺ میں پیش ہوا۔ لوگ چاہتے تھے کہ اس

عورت کا ہاتھ نہ کاٹا جائے، تاکہ اس کی عزت پر کوئی حرف نہ آئے۔ اس لیے لوگوں نے آپؐ کے محبوب خاص حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنھما کے ذریعے آپؐ کی عدالت میں سفارش کرائی۔ اس پر آپؐ ناراض ہوئے اور فرمایا: ''اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس پر بھی حد جاری کرتا۔''

اس واقعہ میں آپ نے دیکھا کہ اسلامی قانون میں کوئی بھی قانون سے بالاتر نہیں۔ بڑے سے بڑا شخص حتیٰ کہ سربراہ مملکت بھی قانون کا اسی طرح پابند ہے جس طرح ایک عام آدمی۔ یہاں تک کہ حاکم وقت کا قریبی عزیز ہو یا وہ حکمران خود مجرم ٹھہرتا ہو تو اسے بھی قانون کے مطابق سزا ملے گی۔

سنن ابی داؤد (کتاب الخراج) کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے بعد صرف طائف کا قبیلہ ایسا تھا جس نے اطاعت قبول نہیں کی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے اس کا محاصرہ کیا مگر چند روز بعد بعض وجوہ کی بنا پر محاصرہ اٹھالیا۔ صخر کے ایک رئیس کو جب معلوم ہوا تو اس نے خود طائف کی حصاربندی کی اور انہیں مصالحت پر آمادہ کیا۔ اس واقعہ کے بعد مغیرہ بن شعبہ ثقفی نے آنحضور ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ صخر نے ان کی پھوپھی کو اپنے قبضے میں لے رکھا ہے، آپؐ نے صخر کو بلا کر حکم دیا کہ مغیرہ کی پھوپھی کو ان کے گھر پہنچادو۔ اس کے بعد بنوسلیم نے آکر شکایت کی کہ اسلام لانے سے قبل صخر نے ان کے چشمہ پر قبضہ کرلیا تھا۔ اب چونکہ وہ اسلام لاچکے ہیں لہٰذا ان کا چشمہ انہیں دلایا جائے۔ آپؐ نے صخر کو بلا کر فرمایا کہ جب کوئی قوم اسلام قبول کر لیتی ہے، وہ اپنے جان و مال کی مالک ہوجاتی ہے اور آپؐ نے وہ چشمہ واپس دلا دیا۔ یاد رہے دونوں معاملات میں فیصلہ صخر کے خلاف ہوا حالانکہ فتح طائف کا سہرا انہی کے سر تھا۔ آنحضور ﷺ نے ان کی خدمات کی پرواہ کیے بغیر عدل وانصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔

آپؐ کے پیش کردہ نظام عدل وقسط کی اس قدر مثالیں ہیں کہ ان تمام مثالوں کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا، لیکن سیرت رسول ﷺ کے اس باب کو پڑھ کر ہر کوئی اندازہ لگا سکتا ہے کہ آپؐ کے نزدیک اس کی بڑی اہمیت تھی اور آپؐ نے اپنے خلفاء کرامؓ کو بھی اس کی بھرپور تعلیم وتربیت دی۔ چنانچہ وہ بھی عدل وقسط کے میدان میں عمدہ مثالیں قائم کرتے رہے۔ ابن عبد ربہ الاندلسی کی کتاب ''العقد الفرید'' میں جبلہ بن ایہم (شاہ غسان) کا مشہور واقعہ ہے کہ وہ طواف کررہا تھا کہ اس کے تہبند کا پلو ایک بدو کے پاؤں تلے آگیا۔ اس نے اس پر اس بدو کے منہ پر مکا دے مارا تو بدو نے اپنا یہ مقدمہ حضرت عمر فاروقؓ کی عدالت میں پیش کیا تو آپؓ نے اس کی قطعاً رعایت نہیں کی کہ تو مسلم ہے یا غسانی بادشاہ ہے اور آپؓ نے فیصلہ فرمایا:

((اما ان ترضیه واما ضربك كما ضربه))

''یا تم اس کو راضی کرو یا وہ تمہاری اس طرح پٹائی کرے گا جس طرح تم نے اسے مارا ہے۔''

یہ فیصلہ شاہ غسان پر ناگوار گزرا اور اس نے سوال کیا کہ بادشاہ اور گنواروں میں آپ کے نزدیک کوئی فرق نہیں۔ جس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا: ''لا! قد جمع بینکما الاسلام'' بالکل نہیں! تم دونوں کو اسلام نے ایک ہی سطح پر اکٹھا کیا ہے۔ اس نے کہا: اے امیر المومنین! میں تو سمجھا تھا کہ اسلام لانے کے بعد مجھے جاہلیت کے مقابلہ میں زیادہ عزت دی جائے گی لیکن یہاں معاملہ اس کے برعکس ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: ''اسلام میں عزت کا معیار تقویٰ ہے اور قانون کی نظر میں سب برابر ہیں۔ تم یا تو اس بدو کو راضی کرو، ورنہ سزا کے لیے تیار ہو جاؤ۔'' اس نے کہا مجھے ایک رات کی مہلت دی جائے۔ اسے مہلت دے دی گئی۔ مدینہ طیبہ میں اس واقعہ کا کافی چرچا ہوا۔ حضرت عمرؓ کے گھر کے سامنے بہت سے لوگ اکٹھے ہو گئے، بعض لوگ کہنے لگے، آپؓ اس معاملے میں زیادہ سخت نہ ہوں۔ ذرا نرمی اختیار کریں۔ آپؓ نے انہیں جواب دیا کہ اگر کسی شخص کی وجاہت کے اثر سے قانون کا پلڑا اس کے حق میں جھک جائے تو پھر اللہ تعالیٰ کی بادشاہت اور قیصر وکسریٰ کی ملوکیت میں فرق نہ ہوا۔ چنانچہ آپؓ ذرا نہ جھکے۔ اس دلچسپ واقعہ میں آپ نے دیکھا کہ آنحضور ﷺ کے تربیت یافتہ صحابہ کرامؓ بھی ﴿قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ﴾ یا ﴿قَائِمِينَ بِالْقِسْطِ﴾ ''انصاف پر قائم رہنے والے تھے۔'' وہ لوگوں کی ظاہری جاہ وجلال سے متاثر ہوکر انصاف کرنے سے باز نہیں رہتے تھے بلکہ ہر حالت میں عدل وانصاف کرتے۔

نبی کریم ﷺ نے جو عدالتی نظام دیا اس کی ایک خصوصیت، یہ ہے کہ اس میں غیر مسلم شہریوں کو ان کے حقوق کا پورا تحفظ دیا گیا۔ ان کی جان ومال، عزت وآبرو، عقیدہ ومذہب کی حفاظت کے ساتھ ساتھ ان کی کفالت کی بھی اسلامی ریاست ذمہ دار ٹھہری۔ کتاب الاموال میں ہے کہ آنحضور ﷺ نے اہل نجران کو معاہدہ کے وقت صاف طور پر فرما دیا تھا کہ ان کے خالص مذہبی امور میں کوئی مداخلت نہیں کی جائے گی۔

آپؐ نے جو عدالتی نظام دیا اس کا تقاضا ہے کہ لوگوں کو مفت اور فوری انصاف دیا جائے۔ اسلام میں کورٹ فیس کے نام پر انصاف کا معاوضہ لینے کی کوئی گنجائش نہیں ہے بلکہ اسلامی حکومت میں رائج الوقت انداز میں ایسے وکیلوں کے ایسے ادارہ کی بھی کوئی گنجائش نہیں ہے، جہاں معاوضہ لے کر ماہر قانون فریقین کو مشورہ دیں اور بھاری فیس وصول کریں۔

آپؐ کے دیے ہوئے نظام عدل وقسط میں قاضی فیصلہ کرنے میں بالکل آزاد ہوتا ہے۔ سربراہ مملکت یا حکومت کے کسی بااثر رکن کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ عدلیہ کو اپنی مرضی کے مطابق فیصلہ پر مجبور کرے بلکہ وہ کسی مقدمہ کی دوبارہ سماعت پر بھی مجبور نہیں کرسکتا۔

اس میں مقننہ کی طرح عدلیہ بھی انتظامیہ سے بالکل آزاد ہوتی ہے۔ ججوں کا تقرر اگرچہ حکومت کرتی ہے لیکن جب جج یا قاضی ایک مرتبہ عدالت کی کرسی پر بیٹھ گیا تو وہ حکومت کا پابند نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے قانون کا پابند ہے۔

آپؐ کے دیے ہوئے عدالتی نظام کے مطابق جن جرائم کی سزائیں کتاب وسنت کے اندر قطعی ہیں، ان کے نفاذ کو سربراہ مملکت بھی نہیں روک سکتا۔ مثال کے طور پر قاتل کو اگر مقتول کے ورثاء نے معاف نہیں کیا اسے ہر صورت میں سزائے موت ہوگی۔ اسلامی ریاست میں کوئی سربراہ مملکت اس کی سزائے موت کو غیر مؤثر نہیں کرسکتا۔

آنحضور ﷺ کے دیے ہوئے عدل وقسط کے نظام کا اگر باریک بینی سے جائزہ لیں تو معلوم ہوتا کہ اسلام کا تصور عدل یہ ہے کہ محض اختتام تنازعات نہ ہو بلکہ حق کو تلاش کیا جائے۔ اس حق کی تلاش میں فریقین سے عہد نبویؐ میں چند غیر جانبدارانہ سوالات پوچھے جاتے، پوری تحقیق کی جاتی، اور فیصلہ نمٹاتے ہوئے زیادہ عرصہ نہ لگتا کیونکہ اس دور میں عدل ایک اہم دینی فریضہ سمجھا جاتا اور فریقین میں سے بھی ہر ایک صرف اپنے حق کی خاطر مقدمہ لڑتا اور اس کی کوشش ہوتی کہ ناجائز اور جھوٹا مقدمہ دائر نہ ہو۔

افسوس کی بات ہے کہ ہماری عدالتوں میں تنازعات کے حل کے لیے اتنے سال بیت جاتے ہیں کہ بعض لوگ زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں لیکن ان کے مقدمات کا فیصلہ نہیں ہوتا۔ لہٰذا ضرورت ہے کہ فوری اور مفت انصاف فراہم کیا جائے اور مسلمان حکومتوں کو چاہیے کہ عدلیہ آزاد کریں۔ انہیں اپنی مرضی کے مطابق فیصلے کروانے کا پابند نہ کریں۔ عدل سے معاشرے توانا اور مضبوط ہوتے ہیں اور عدل سے محرومی انہیں تباہی کے گڑھے میں دھکیل دیتی ہے۔

اشاریۂ مضامین ہفت روزہ 'ندائے خلافت' 2012ء

مرتب: فرید اللہ مروت

سال 2014ء میں مجموعی طور پر ندائے خلافت کے 50 شمارے شائع ہوئے۔ ان شماروں میں مختلف عنوانات کے تحت جو مضامین، تحریریں اور تنظیم اسلامی کی دعوتی و تربیتی سرگرمیوں کی رپورٹیں شائع کی گئیں، ذیل میں ان کا مفصل اشاریہ پیش کیا جا رہا ہے۔ یاد رہے کہ اشاریہ کے ہر موضوع کی ابتدا میں موجود ہندسہ نمبر شمار نہیں، شمارہ نمبر ہے۔ (ادارہ)

سرورق کے منتخب شہ پارے

سرورق کے صفحۂ اول پر مشاہیر کی تحریروں سے اخذ کردہ منتخب شہ پاروں کی فہرست

1	پہلی اور آخری کتاب	پروفیسر یوسف سلیم چشتی
2	انسان کامل ﷺ؟	ڈاکٹر محمد طاہر فاروقی
3	نبی اکرم ﷺ کا خصوصی اُسوہ	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
4	دنیا میں اچھے بُرے حالات کی حقیقت	سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ
5	مکمل اور دائمی شریعت	عبدالقادر عودہ شہیدؒ
6	اسلامی تحریک جو اتمند کارکن تیار کرے	استاد فتحی یکن
7	شریعت کو کیسے مسلمان درکار ہیں؟	سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ
8	اسلام کی عملی تربیت	استاد فتحی یکن
9	نیتوں کے فرق کا نتیجہ	سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ
10	اللہ تعالیٰ کے انعام کے حقدار!	سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ
11	پناہ کا واحد راستہ!	سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ
12	اسلام اور معاشرہ	سید قطب شہیدؒ
13	ظلم کا خاتمہ اور قیام عدل	سید عمر تلمسانیؒ
14	اسلامی حکومت کا مطلب؟	سید قطب شہیدؒ
15	مغربی تہذیب کی پیروی کے نتائج!	مولانا ابوالحسن ندویؒ
16	مسلمان قوم کی بے قدری کی وجہ کیا ہے؟	مولانا محمد یوسف اصلاحی
17	خطرناک طرز معاشرت	مولانا عبیداللہ سندھیؒ
18	تہذیبوں کا تصادم	سیموئل پی ہنٹنگٹن
19	میں تم سے اچھا نہیں ہوں	الشیخ خالد البیطار
20	بے ایمانی؟	سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ
21	ایمان کا تقاضا: احتساب	نعیم صدیقیؒ
22	پاکستان کی اساس	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
23	زندگی ایک خاموش سبق	محمد یوسف اصلاحی
24	ایمان ایک مکمل اسلوب حیات	علامہ یوسف القرضاوی
25	اللہ تعالیٰ کے انعام کے حقدار	سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ
26	روزہ: ایک ڈھال	حامد کمال الدین
27	روزہ اور تقویٰ	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
28	عورت کا مقام	تنظیم اسلامی
29	آج تقسیم انعامات کا دن ہے!	شیخ عمر فاروق
30	امت مسلمہ کی زبوں حالی کا سبب	مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ
31	پاکستان کی بقا کی بنیاد: اسلام	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
32	پانچ خوفناک خرابیاں	رواہ ابن ماجہؒ
33	عہد حاضر کی جاہلیت	سید قطبؒ
34	جاہلی معاشرہ بھیس بدلتا رہتا ہے!	سید قطبؒ
35	فساد کا مطلب	ڈاکٹر نصیر احمد ناصر
36	زوال امت: سبب اور علاج	مولانا ابوالکلام آزادؒ
37	مسلمانوں کے لئے اجتماعی زندگی کی اہمیت	مولانا ابوالکلام آزادؒ
38	عیدالاضحیٰ اور روحِ قربانی	حافظ عاکف سعید
39	حل کیا ہے؟	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
40	غیر اسلامی دستور العمل نامقبول ہے؟	علامہ محمد اقبال
41	شخصیت پرستی کا خاتمہ	پروفیسر یوسف سلیم چشتی
42	احیائے اسلام کی شرط لازم	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
43	سودی نظام	سید قطب شہیدؒ
44	دل کا دروازہ کھولیے!	نعیم صدیقیؒ
45	سب سے بڑا سہارا	سید قطب شہیدؒ
46	ملامت ومخالفت سے بے پروائی	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
47	اجنبیت	سید جلال الدین عمری
48	معروف ومنکر	پروفیسر خورشید احمد
49	انسانی مشقت	سید قطب شہید
50	نبی اکرم ﷺ کی حکمت تبلیغ	سید اسعد گیلانی

الھدیٰ اور فرمان نبوی ﷺ

اس سال ''الھدیٰ'' کے تحت بانیٔ تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد کے درس قرآن کے سلسلہ میں سورۃ الحجر کی آیت 26 سے سورۃ النحل کی آیت 95 تک ترجمہ وتشریح شائع ہوئی۔

''فرمان نبویؐ'' کے تحت مختلف موضوعات وعنوانات سے متعلق احادیث نبویؐ شائع کی گئیں۔

اداریہ

حالات حاضرہ پر ادارے کی طرف سے تحریر کردہ اداریوں کی تفصیل۔

[زیادہ تر اداریے ندائے خلافت کے مدیر اور تنظیم اسلامی کے ناظم نشر و اشاعت جناب ایوب بیگ مرزا نے تحریر کیے۔]

1	وزیرستان آپریشن	محبوب الحق عاجز
2	2013ء اور مفاہمتی پالیسی	ایوب بیگ مرزا
3	اور ہم نے تیراؤ کر بلند کر دیا	؍
4	دھرتی ماں؟ (الطاف حسین کی مہاجروں کے حقوق کے لئے آواز)	؍
5	محترم وزیر اعظم! ذرا سوچ لیں	؍
6	چہرہ روشن اندروں چنگیز سے تاریک تر	محبوب الحق عاجز
7	جلتا ہوا پاکستان اور تنظیم اسلامی	ایوب بیگ مرزا
8	عاقلاں را اشارہ کافی است! (آئین پاکستان اور حکمران)	؍
9	حبِ رسولؐ اور اس کے تقاضے	؍
10	فوجی آپریشن: ایک ٹریپ!	؍
11	اناج کا قحط یا.....؟ (تھر میں قحط)	؍

12	محبت گولیوں سے بو رہے ہو (حکومت طالبان مذاکرات)	محبوب الحق عاجز
13	پاکستان: اسلامی فلاحی ریاست یا مسلمانوں کا ملک؟	ایوب بیگ مرزا
14	فطرت افراد سے اغماض بھی کر لیتی ہے	〃
15	کیا پاکستان کا آئین اسلامی ہے؟	〃
16	عُروۃ الوثقیٰ	〃
17	ایں ہمہ آوردۂ تست (ملکی حالات)	〃
18	کارلوٹا گال کی دہائی (پاکستان کے خلاف کارروائی)	〃
19	نسخہ کیمیا (قرآن سے رہنمائی)	〃
20	ذرا سوچیے! (ٹی وی چینلز کا غیر اخلاقی رویہ)	〃
21	مودی: ہندو ذہنیت مجسم صورت میں	〃
22	امن کا متلاشی	〃
23	کامیابی کا راز	〃
24	......بریشم کی طرح نرم	〃
25	ہم سب گلوبٹ ہیں	〃
26	رجوع الی اللہ کی ضرورت	〃
27	ماہ صیام، قرآن اور خود احتسابی	محبوب الحق عاجز
28	ہائے کن ہاتھوں میں تقدیر حنا ٹھہری ہے (پاکستانی قیادت)	ایوب بیگ مرزا
29	اسرائیل کی بربریت اور مسلمان حکمران	〃
30	امن کی آشا......یا......اکھنڈ آریانا؟	〃
31	میاں صاحب! ابھی وقت ہے	〃
32	بحران کا آئینی اور سیاسی حل	〃
33	امریکا کو للکارنے کا نتیجہ کیا ہوگا؟	〃
34	حکومت فوج تعلقات میں بگاڑ کیوں؟	〃
35	کوئی بھی جیتے، ہارے گا پاکستان!	〃
36	حلوائی کی دکان پر......	〃
37	آزادی	〃
38	قصۂ آدم وابلیس	〃
39	گو نظام گو	〃
40	پاکستان کے حکمران اور مسئلہ کشمیر	〃
41	پاکستان کا سیاسی، معاشی اور عسکری محاصرہ	〃
42	محرم الحرام میں دو عظیم شہادتیں	〃
43	تعلیمی نصاب میں پلورل ازم	〃
44	ظلم اسلام کی ضد ہے	〃
45	تقدیر کا فیصلہ	〃
46	بڑے اجتماعات ہدف یا حصول ہدف کا ذریعہ؟	〃
47	فوج بائنڈنگ فورس؟	〃
48	حکومت کا خودکش دھماکہ	〃
49	کیوں قتل کرتے ہو بچوں کو؟	〃
50	عالم اسلام کے خلاف سازشیں	〃

منبر ومحراب

''منبر ومحراب'' ندائے خلافت کا مستقل سلسلہ ہے۔ اس عنوان کے تحت امیر تنظیم اسلامی محترم حافظ عاکف سعید کے خطاب جمعہ کی اور اُن کی لاہور میں عدم موجودگی کی صورت میں خطاب نہ ہونے کی بنا پر کسی اور ذمہ دار کے خطاب کی تلخیص دی جاتی ہے۔ 2014ء کے دوران شائع ہونے والے اِن خطابات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1	سنت: وحدت امت کا ذریعہ	حافظ عاکف سعید
2	منافقین کا گھناؤنا کردار (ii)	〃
4	حقیقت تقویٰ	حافظ عاکف سعید
5	تقویٰ اور معرفت الٰہی	〃
6	امت مسلمہ کے لئے سہ نکاتی لائحہ عمل	ڈاکٹر عارف رشید
8	خدا فراموشی کا انجام	حافظ عاکف سعید
9	آئین پاکستان: اسلامی یا غیر اسلامی؟	〃
10	عظمت وافادیت قرآن	〃
11	پاکستان میں انسداد سود کیس	〃
12	صفات باری تعالیٰ	〃
13	کفار سے دوستی کی ممانعت	〃
14	روز قیامت رشتے ناتے کام نہ آئیں گے	〃
15	مہاجر عورتوں کے متعلق تحقیق کی ہدایت	〃
16	خواتین کا دائرہ کار	〃
17	اللہ کے محبوب بندے؟	〃
18	اسلام میں ''خیر اعلیٰ'' کا تصور	〃
19	اناجیل ''خمسہ'' میں پیغمبر اسلام کی آمد کی پیشین گوئیاں	〃
20	پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا	〃
21	غلبۂ دین: رسول اللہ ﷺ کا خصوصی مشن	〃
22	اظہار دین حق کی جدوجہد: تقاضے اور انعامات	〃
23	''مومنو! اللہ کے مددگار بن جاؤ''	〃
24	نبی اکرم ﷺ کا دور بعثت	〃
25	انقلابی جماعت کی تیاری	〃
26	نبی اکرم ﷺ کی دو بعثتیں	〃
27	رمضان، روزہ اور قرآن	رحمت اللہ بٹر
28	دن کا روزہ، رات کا قیام	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
30	تین اوامر، تین نواہی	حافظ عاکف سعید
31	عید الفطر: اظہار تشکر کا موقع	〃
32	شہادت کا اساسی مفہوم	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
33	پاکستان کی شبیہ	حافظ عاکف سعید
34	سورۃ الجمعہ اور نظام جمعہ	
35	انقلابی جماعت کے تربیتی مراحل	〃
36	بندۂ مومن کے اوصاف	〃
37	تاثیر آیات قرآنی	〃
38	قرآن کے حقوق اور امت کا رویہ	〃
39	نماز جمعہ کا نظام	〃
40	روح قربانی	〃
41	نفاق کی حقیقت	〃
42	حقیقت ایمان	ڈاکٹر عاف رشید
43	منافقین کا انجام	حافظ عاکف سعید
44	مرض نفاق اور اس کی علامات	〃
45	منافقین کا کردار اور انجام	〃
46	یہود ونصاریٰ سے دوستی	〃
47	نفاق کا علاج: انفاق	〃
48	منافقانہ رویے	〃
49	ایمان کی حقیقت	〃
50	عقیدۂ توحید اور فطرت انسانی	〃

کارِ تریاقی

کارِ تریاقی عامرہ احسان صاحبہ کے کالم کا مستقل عنوان ہے۔ اس عنوان کے تحت مختلف موضوعات پر اُن کے درج ذیل کالم شائع کیے گئے۔

1	نشۂ غفلت	
2	فرنگی مدنیت کے فتوحات	〃
3	آپریشن ’’ہارٹ اٹیک‘‘	〃
4	گوہر زندگی نہیں	〃
5	جب رات کے پردے سے......	〃
6	جو لہو پھیل رہا ہے	〃
7	پیتے ہیں لہو......	〃
9	ہوس کے پنجۂ خونیں میں......	〃
10	نہیں جس قوم کو پروائے نشیمن......	〃
11	پادشاہوں کی نہیں، اللہ کی ہے یہ زمین	〃
12	بیدار ہے طاغوت، خوابیدہ مسلمان	〃
13	یوم بازیابی ’پاکستان	〃
14	تیرا اندیشہ افلاکی نہیں ہے	〃
15	ایک سویرا ہوتا ہے!	〃
16	حذر اے چیرہ دستاں......	〃
17	......اندیشۂ فردا دے	〃
18	تحفظ عوام آرڈیننس کی ضرورت	〃
19	ایک صبح نئی......	〃
20	نیک و بد سمجھائے جاتے ہیں	〃
21	راہ میں رہبر مل گیا!	〃
22	کچھ تو ادھر بھی!	〃
23	اتنے طبیب رہتے ہیں	〃
24	واحد حل: مکمل دوطرفہ سیز فائر	〃
25	سیدھی راہ؟	〃
26	زباں پہ ناز تھا جن کو وہ بے زباں نکلے	〃
27	فصلِ ہلاکت	〃
28	قافلہ سخت جاں	〃
29	لاریب فیہ	〃
31	......باغات جل گئے	〃
32	دیکھے نہ تیری آنکھ نے......	〃
33	کنٹینر انقلاب	〃
34	کیا یہ غور طلب نہیں؟	〃
35	صاحب رٹ کون؟	〃
36	اس قدر غم ہے......	〃
37	اس سے بڑا نہیں المیہ کوئی	〃
38	جبروت جبر ہارا ہے	〃
39	براہیمی نظر پیدا اگر مشکل سے ہوتی ہے	〃
40	براہیمؑ سا ایماں پیدا	〃
41	اپنی خودی پہچان......اے غافل پاکستان	〃
42	نیا نرالا پاکستان	〃
43	اہل دل ہیں تیرہ روز	〃
44	یہ بے سوادی، یہ کم نگاہی	〃
45	گرماؤ غلاموں کا لہو......	〃
46	وہ کیا گردوں تھا......	عامرہ احسان
47	خاک ہو جائیں گے ہم کفر کے مٹ جانے سے!	〃
48	اتنا بے سمت نہ چل	〃
49	پیارا ہے بگانے کا نام	〃
50	دل بیٹھ گیا ہے	〃

خلافت فورم

1	ملا عبدالقادر کی پھانسی......	ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، ایوب بیگ مرزا
2	جماعت اسلامی سے تنظیم اسلامی تک	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
4	استحکام پاکستان، نفاذ اسلام اور تنظیم اسلامی کا طریق انقلاب	〃
5	استحکام پاکستان، نفاذ اسلام اور تنظیم اسلامی کا طریق انقلاب(ii)	〃
6	پاکستان کا مستقبل، عالمی حالات اور یہود کی سازشیں	〃
8	مغرب کا اسلاموفوبیا	ڈاکٹر ابصار احمد، ڈاکٹر منور اے انیس
9	قافلہ تنظیم اسلامی: منزل بہ منزل	ایوب بیگ مرزا
11	پہلی قومی سلامتی پالیسی اور دہشت گردی کا خاتمہ	ایوب بیگ مرزا
12	ملکی و بین الاقوامی منظر	ایوب بیگ مرزا
13	فوجی آپریشن: حل یا ٹریپ؟	حافظ عاکف سعید، ایوب بیگ مرزا
14	پاکستان کے خلاف امریکی سازشیں	ڈاکٹر غلام مرتضیٰ، ایوب بیگ مرزا
15	بحرین اور عرب دنیا کا انتشار	ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق
16	پرویز مشرف کا اصل جرم؟	ڈاکٹر ابصار احمد، رضوان الرحمٰن رضی
17	تحفظ پاکستان آرڈیننس	جسٹس نذیر احمد غازی، ایوب بیگ مرزا
18	حامد میر پر قاتلانہ حملہ اور میڈیا کا کردار	ایوب بیگ مرزا، سلمان غنی
19	حکومت اور فوج میں اختلافات	ایوب بیگ مرزا، رضوان الرحمٰن رضی
20	11 مئی کی احتجاجی تحریک	ایوب بیگ مرزا، ڈاکٹر فرید احمد پراچہ
21	عمران خان اور طاہر القادری کا احتجاج	آصف حمید، ایوب بیگ مرزا
22	پاک بھارت تعلقات کا مستقبل؟	سجاد میر، ایوب بیگ مرزا
23	طالبان کے خلاف فوجی آپریشن	ڈاکٹر غلام مرتضیٰ، ایوب بیگ مرزا
24	دورۂ بھارت کے اثرات اور لندن پلان	حافظ عاکف سعید، ایوب بیگ مرزا
25	پاکستان میں دہشت گردی......آخر کب تک؟	ڈاکٹر سید وسیم اختر، ڈاکٹر غلام مرتضیٰ
26	آپریشن ضرب عضب؟	ایوب بیگ مرزا، آصف حمید
27	سانحہ ماڈل ٹاؤن اور انقلاب کا نعرہ	سلمان غنی، ایوب بیگ مرزا
28	ماہ رمضان کے فضائل و برکات	ڈاکٹر عارف رشید
29	کیا ہونے والا ہے؟	ایوب بیگ مرزا
30	اسرائیلی بربریت اور مسلمان حکمران	ایوب بیگ مرزا، آصف حمید
33	طاہر القادری کا انقلاب	حافظ عاکف سعید، ایوب بیگ مرزا
35	پاکستان کہاں کھڑا ہے؟	ایوب بیگ مرزا، خالد محمود عباسی
38	سیلاب کی تباہ کاریاں ہمارا مقدر کیوں؟	ابراہیم مغل، ایوب بیگ مرزا
39	داعش اور اس کا اعلان خلافت (I)	پروفیسر غالب عطا، ایوب بیگ مرزا
41	داعش اور اس کا اعلان خلافت (II)	پروفیسر غالب عطا، ایوب بیگ مرزا
42	پاکستان کو لاحق داخلی و خارجی خطرات	ڈاکٹر غلام مرتضیٰ، ایوب بیگ مرزا
43	محرم الحرام کی اہمیت	ڈاکٹر عارف رشید، ایوب بیگ مرزا
44	تبدیلی نصاب: وزیر اعظم کا انوکھا حکم	پروفیسر غالب عطاء، ایوب بیگ مرزا
45	سانحہ کوٹ رادھا کشن اور دفعہ 295.C	نذیر احمد غازی، ایوب بیگ مرزا
46	خطہ کی صورتحال	ڈاکٹر غلام مرتضیٰ، ایوب بیگ مرزا
47	30 نومبر: کیا ہونے والا ہے؟	ڈاکٹر غلام مرتضیٰ، ایوب بیگ مرزا
48	مذاکرات: بحران کا واحد حل	ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، ایوب بیگ مرزا
49	سانحہ فیصل آباد کے اثرات	سلمان غنی، ایوب بیگ مرزا

سیرت النبی ﷺ

صفحہ	عنوان	مصنف
1	تاریخ انسانیت کا جامع ترین انقلاب	سید اسعد گیلانی
2	پیارے نبی ﷺ کیسے تھے؟	فرید اللہ مروت
5	نگاہ رسالت مآب ﷺ میں وہی معتبر ٹھہرے	ثمینہ اسلام
24	رمضان میں نبی کریم ﷺ کے معمولات	ڈاکٹر محمد جنید ندوی
25	نبی کی صحبت......آخرت کی نجات	ارشاد احمد لاڈک
42	رہبر ورہنما: محمد رسول اللہ ﷺ	ابو عبداللہ
49	تحریک تحفظ ختم نبوت	ابن سعید
50	نبی اکرم ﷺ بحیثیت قاضی ومنصف	حافظ محمد مشتاق ربانی

اذان سحر

متذکرہ بالا عنوان کے تحت نائب مدیر ندائے خلافت محبوب الحق عاجز کے جو کالم شائع ہوئے، وہ درج ذیل ہیں:

صفحہ	عنوان	مصنف
13	جذبہ اخوت کو بیدار کیجیے!	محبوب الحق عاجز
14	اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات اور نفاذ اسلام	؍
16	اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات اور نفاذ اسلام (ii)	؍
17	ڈریکولائی قانون	؍
19	فساد قلب ونظر ہے فرنگ کی تہذیب	؍
21	سقوط خلافت: تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار	؍
22	کیا اب بھی وقت نہیں آیا......	؍
23	ناخوشگوار سرزمین	؍
29	عیدالفطر: قبول حق ہیں فقط مرد حر کی تکبیریں	؍
33	ماں کا دودھ اور جدید تحقیقات	؍
38	حقوق انسانی کا حقیقی چارٹر	؍

حالات حاضرہ

صفحہ	عنوان	مصنف
1	پسند کی شادی	محمد سمیع
3	اسلامی جمہوریہ پاکستان میں شرعی حجاب پر حملہ	پروفیسر محمد شکیل صدیق
	کیا جسٹس منیر کی قبر کا ٹرائل نہیں ہونا چاہیے؟	اوریا مقبول جان
4	کیا یہی آئین وفاداری ہے؟	راحیل گوہر
5	امت مسلمہ کا مجرم	اوریا مقبول جان
6	نصاب تعلیم اور قوم کا مستقبل	علامہ ابتسام الٰہی ظہیر
7	حدیبیہ یا ویتنام؟	جاوید چودھری
8	آئین کو مقدس کیوں کہا جاتا ہے؟	اوریا مقبول جان
14	ارب ڈالر کا زہر!	اوریا مقبول جان
15	بددیانتی اور تعصب کی انتہا	اوریا مقبول جان
17	نظام تعلیم میں جعل سازی	حافظ محمد اشرف
18	قابل فخر تہذیبی ورثہ نہیں، ایک عذاب زدہ بستی	تورا کینہ قاضی
	جنسی زیادتی کے بڑھتے واقعات، وزیراعظم کے نام کھلا خط	ہمشیرہ حافظ نوید احمد
	حامد میر کا آئی ایس آئی پر وار......ایک تیر سے کئی شکار	شاہین عطر جنجوعہ
26	معاشی خوشحالی......مگر کس قیمت پر؟ (I)	ڈاکٹر شاہد حسن صدیقی
27	معاشی خوشحالی......مگر کس قیمت پر؟ (II)	ڈاکٹر شاہد حسن صدیقی
29	غزہ پر اسرائیل کے وحشیانہ حملے	حافظ عاکف سعید
	اس سانحے سے بچو	اوریا مقبول جان
34	بوسیدہ ملبوس اتارنے کے دن	اوریا مقبول جان
35	قبضہ گروپ اور عوامی احتجاج	اوریا مقبول جان
	گٹر ابلنے والے ہیں	اوریا مقبول جان
37	ہمارے ایٹمی اثاثوں کو لاحق بیرونی خطرات	محمد سمیع
38	سیلاب: چند قابل توجہ امور	مولانا محمد حنیف جالندھری
39	بے خبر اہل کشتی	محمد خالد پراچہ
41	ایک اور گالی	محمد سمیع
45	میاں صاحب کی ’’حقیقی اسلامی فلاحی ریاست‘‘	انصار عباسی
47	صادق اور امین کون؟	محمد خالد پراچہ
48	شکر باللسان	سہیل احمد
	امت مسلمہ کا زوال وانحطاط	سہیل احمد
	فاعتبروا یا اولی الابصار	محمد سمیع
49	انسداد سود کے ضمن میں چند تجاویز	حافظ عاطف وحید
	جماعت اسلامی کا اجتماع	نعیم اختر عدنان

متفرق مضامین

صفحہ	عنوان	مصنف
1	صیہونی بادشاہت	غلام خیر البشر فاروقی
3	یہودی طریقہ کار	؍
	ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک ری کنسٹرکشن	اوریا مقبول جان
4	خلافت کے خاتمہ اور جنگ عظیم کا منصوبہ	
	شہید کی پکار	عبدالقادر ملا
5	بہنوں، بیٹیوں اور ماؤں کے نام	انصار عباسی
8	اخلاق باختگی اور بے حیائی کا راستہ روکیے	حافظ محمد زاہد
12	سود سے متعلق قائداعظم کے فرمان پر کب عمل ہوگا؟	مولانا زاہد الراشدی
14	بہادر اور غیور پہاڑی قبائلی پاکستانی	محمد رشید عمر
15	رحمان کی رحمت	رانا عامر جاوید
16	احساس زیاں!	محمد سمیع
	ایک سجدہ جس نے پوری قوم رُسوا کیا!	ضمیر اختر خان
19	لادینیت کی عالمگیر اشاعت کا راز	مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ
20	کہاں ہیں داعیانِ اسلام؟	عظمت علی رحمانی
	ہر دن ماں کا دن!	حافظ محمد زاہد
21	مسٹر سے مولوی تک	انجینئر فیضان حسن
	نوجوانوں میں جرائم: وجوہات اور سدباب	امجد رسول امجد
24	علاقائی ثقافتیں اور عورتوں کا قتل	اوریا مقبول جان
25	اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے	اوریا مقبول جان
28	پارٹ ٹائم سیکولرازم......پارٹ ٹائم اسلام	اوریا مقبول جان
	قرآن مجید کا آرٹیکل 6	پروفیسر محمد خالد پراچہ
29	عورت کی نمائش کرنے والوں کے لئے	انصار عباسی
30	اسرائیلی ریاست کا مستقبل	محمد نذیر یٰسین
	ماشاءاللہ	محمد سمیع
	اب کیا ہوگا؟	بلال خان
31	داعش: الدولۃ الاسلامیۃ فی العراق والشام	اویس پاشا قرنی
	مگر ہم کم ہی شکر ادا کرتے ہیں	محمد سمیع
	حضرت انس بن مالکؓ	عبدالرشید عراقی
33	پاکستان میں عربی زبان کی ترویج	پروفیسر ڈاکٹر مظہر معین
	انقلاب کہانی	رفیق چودھری
34	جمہوری نظام کا نظام عدل	محمد سمیع
	ہماری روحیں بکاؤ مال نہیں	ضمیر اختر خان
	ایک پاکستانی ہوا باز کا خواب	عبدالقادر حسن

صفحہ	عنوان	مصنف
35	کیا شریعت کا نفاذ حکومت وقت کی ذمہ داری ہے؟	عبداللہ
	انداز گفتگو اور بدگمانی کا زہر	شاہ وارث
37	امت مسلمہ کی زبوں حالی	حافظ عاکف سعید
	مسلمان انسان کہلانے کے بھی مستحق نہیں؟	احمد اعوان
38	سرخ دھاگہ پہننے کی حقیقت	ابومعاذ
39	قوموں کا عروج وزوال اور پاکستان	بلال مسعود خان
	ذائقے	راحیل گوہر
40	اہل کوفہ کی متلون مزاجی	حافظ محبوب احمد خان
	اعتماد کا رشتہ	محمد سمیع
41	شہادت خلیفۂ ثانی حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ	محمد اقبال شاکر
	شہادت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ	مفتی انعام الرحمٰن
43	اسلامی سائنسی فکر اور پیغمبر انقلاب ﷺ	پروفیسر عبدالعظیم جانباز
	فکر ونظر کا تضاد	راحیل گوہر
	محرم الحرام کا پیغام..... غلبہ توحید	طاہر عتیق صدیقی
	اور ہم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر	مفتی جمیل احمد
44	زندگی بامقصد گزاریے!	محمد کاشف اقبال
	سید جمال الدین افغانی	طاہر چودھری
46	لوٹ آؤ!	عاطف ضیاء
	کیا جواب دو گے؟	ارشاد بھٹی
	اقبال تیرے دیس کا کیا حال سناؤں؟	بنت نوید احمد
47	قوم یونس کی توبہ	احمد علی محمودی
	عدل وتوازن کا فقدان	میجر (ر) سید حیدر حسن
	صادق اور امین کون؟	محمد خالد پراچہ
48	شکر باللسان	سہیل احمد
	امت مسلمہ کا زوال وانحطاط	سہیل احمد
	فاعتبروا یا اولی الابصار	محمد سمیع
49	انسداد سود کے ضمن میں چند تجاویز	حافظ عاطف وحید
	جماعت اسلامی کا اجتماع	نعیم اختر عدنان

دین و دانش

صفحہ	عنوان	مصنف
12	سنت نبویؐ کا جامع تصور	ضمیر اختر خان
16	ماں کی قدر ومنزلت	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
18	دعوت دین اور داعی کا طرز عمل	راحیل گوہر
22	اسلام سے صحیح فائدہ اٹھانے کا راستہ	مولانا سید محمد یوسف بنوری
	تربیت اولاد میں حکمت سے کام لیجیے!	عبداللہ
23	مریض کا روزہ	ڈاکٹر آصف محمود جاہ
	دعوت کی ضرورت	
25	رمضان کیا ہے؟	فرید اللہ مروت
	حرام کمائی کی خباثتیں	انجینئر نوید احمد
26	روزہ اور صحت	فرید اللہ مروت
27	روزہ اور قرآن	سید مناظر احسن گیلانی
28	اعتکاف کی فضیلت واحکام	حافظ محمد زاہد
29	شب قدر کی فضیلت	مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہریؒ
30	کیا ہم نے قرآن کو چھوڑ نہیں دیا؟	اوریا مقبول جان
31	رہبانیت	محمد سمیع
	باپ کی رضا میں رب کی رضا	حافظ محمد زاہد
35	سفر اور مسافر	انجینئر نوید احمد
36	عشرۂ ذوالحجہ اور قربانی کی فضیلت	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
	دنیا کی حقیقت	ناہید الیقین
37	حج بیت اللہ اور خطبۂ حجۃ الوداع	فرید اللہ مروت
	دین قربانی مانگتا ہے!	حافظ محمد عاصم قاسمی
39	حقوق العباد	مفتی جمیل احمد
41	اسلامی سال مبارک ہو!	ابوعبداللہ
	ہمارا حاکم صرف ایک: اللہ تعالیٰ	فرید اللہ مروت
41	جمعہ کے دن کی فضیلت اور اہمیت	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
	کھانے کے آداب	وسیم احمد
48	موت سے کس کو رستگاری ہے؟	شبیر ابن عادل

تنظیم وتحریک

صفحہ	عنوان	مصنف
5	سالانہ اجتماع میں شرکت	شجاع الدین شیخ
7	تنظیم اسلامی	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
	امیر تنظیم اسلامی کا پیغام	حافظ عاکف سعید
	تنظیم اسلامی کی جدوجہد	انجینئر حافظ نوید احمد
	شرکاء اجتماع کے لئے عمومی ہدایات	
	تنظیم اسلامی: اساسی دعوت، نظریات اور تصورات	ابواکرام
9	مبلغ کی پہلی منزل؟	فرید اللہ مروت
10	وہ پیکر وفا..... مرد جفاکش (محمد سلیم صدیقی)	طارق نعیم
10	تنظیم اسلامی کا سالانہ اجتماع	محبوب الحق عاجز
11	ایک سفر اچھا لگا: (سالانہ اجتماع)	نادر عزیز
13	ہو نہ جائے آشکارا شرع پیغمبرؐ کہیں (تاثرات اجتماع)	عاطف عباسی
14	سالانہ اجتماع: ایک تاثر	عثمان ہارون
19	تزکیۂ نفس	نور اللہ
31	وہی جواں ہے قبیلے کی آنکھ کا تارا	م س کے قلم سے
	سازشیں اغیار کی	غلام خیر البشر فاروقی

فکر وطن

صفحہ	عنوان	مصنف
3	عصبیت اور قوم پرستی کا زہر	راحیل گوہر
9	پاکستان میں ذریعہ تعلیم اردو یا انگریزی؟	حبیب علی
10	پاکستان کے وجود کو لاحق خطرات کا مقابلہ کیسے کیا جائے؟	محمد رشید عمر
11	نصاب تعلیم اور قوم کا مستقبل	پروفیسر عبداللہ شاہین
	شریعت اور پاکستان..... لازم وملزوم	محمد سمیع
32	نظریاتی تعلیم پاکستان کی بنیادی ضرورت	ضمیر اختر خان
34	کیا ہم حقیقی طور پر آزاد ہو چکے ہیں	شازیہ اسرائیل چودھری
46	حب الوطنی کی قیمت	محمد سمیع

یاد رفتگاں

صفحہ	عنوان	مصنف
6	مانوس اجنبی چل دیا (منصور الحق، کراچی)	ظفر اقبال
13	میرے والد، میرے رہبر	ام عمار
14	پروفیسر طارق مسعود کی رحلت	حافظ حمزہ آصف
20	دلیل حق کے ساتھ جینے اور دلیل حق پر وفات پانے والا شخص	محمد نذیر یٰسین
44	رخصت ہوا ہم سے اک خادم قرآن	انجینئر حافظ نوید احمد

46	آہ! فرقان دانش خان......راہ حق کا متلاشی	حافظ ندیم الحسن
49	ہمارے پھوپھا: اللہ بخش سیال	حافظ عاطف وحید

نظمیں

1	پکار	شمیم جاوید
2	نیل منتظر ہے پھر	عابد شفیع احمد
5	سلام تم پر	نعیم صدیقیؒ
6	امپیریلزم	نعیم صدیقیؒ
7	رکو نہیں، تھمو نہیں!	نعیم صدیقیؒ
8	عقل و دل	علامہ اقبالؒ
11	صدائے درد	علامہ اقبالؒ
12	درد عشق	علامہ اقبالؒ
	قدم قدم نئی امنگ	نعیم صدیقیؒ
13	درد عشق	علامہ اقبالؒ
14	دل	״
15	غزل بانگ درا(ا)	״
16	غزل بانگ درا	״
16	لبیک	نعیم صدیقیؒ
17	غزل بانگ درا	علامہ اقبالؒ
18	غزل بانگ درا	
19	عزم سفر!	عرشی بھوپالی
21	منشور حق	ملک نصر اللہ خان عزیز
25	ادب: اے جوش غم	ماہر القادری
27	جگانا ہی پڑے گا	نعیم صدیقیؒ
31	پاکستان کا مطلب کیا......لا الٰہ الا اللہ	اصغر سودائی
42	......نہیں رہے	ماہر القادری

رودادیں/خصوصی رپورٹ

1	تنظیم اسلامی کا سالانہ اجتماع	محبوب الحق عاجز
4	امیر تنظیم اسلامی کی مصروفیات	
6	تنظیم اسلامی حلقہ خواتین لاہور کا ششماہی اجتماع	بیگم شیخ رحیم الدین
20	تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام انسداد فحاشی دستخطی مہم	اظہر بختیار خلجی
22	امیر محترم کے تنظیمی دورے	
24	رجوع الی القرآن کورسز کی اختتامی تقریب	آصف علی
	''معاشی خوشحالی: مگر کس قیمت پر؟'' قرآن آڈیٹوریم لاہور میں سیمینار	وسیم احمد

تبصرۂ کتب

	کتاب/رسالہ	مصنف/مدیر	تبصرہ نگار
1	مطالعہ قرآن حکیم برائے طلبہ وطالبات		ڈاکٹر حافظ محمد زبیر
2	ماہنامہ ''حکمت بالغہ'' جھنگ (اشاعت خصوصی)	انجینئر مختار فاروقی	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
	افکار علوی	مولانا سعید الرحمٰن علوی	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

تنظیم اسلامی کی دعوتی وتربیتی سرگرمیاں

1	امیر تنظیم اسلامی محترم حافظ عاکف سعید کا دورہ حلقہ پنجاب شرقی	عابد حسین
	خانیوال میں امیر حلقہ پنجاب جنوبی کا خطاب	شوکت حسین
2	امیر حلقہ سرگودھا کا دورۂ بھکر	ڈاکٹر شادی بیگ خان
	حلقہ فیصل آباد کا سہ ماہی تربیتی اجتماع	حافظ ارشد علی
8	امیر حلقہ پنجاب جنوبی کا دورۂ خانیوال	شوکت حسین
	تنظیم اسلامی گجرات کے زیر اہتمام سیرت النبیﷺ کانفرنس	نادر عزیز
	طبیہ کالج بہاولپور میں خطاب عام	شوکت حسین انصاری
11	حلقہ سرگودھا کے زیر اہتمام آگاہی منکرات پروگرام	حافظ زین العابدین
14	حلقہ لاہور شرقی کا سہ ماہی اجتماع	محمد رفیق چودھری
	حلقہ لاہور شرقی کے زیر اہتمام 40 روزہ قرآن کلاسز کا اجراء	شکیل احمد
	تنظیم اسلامی ٹوبہ کے زیر اہتمام مسجد طوبیٰ میں خطاب جمعہ	غلام نبی
15	حلقہ پنجاب پوٹھوہار کے تحت ایک روزہ تربیتی اجتماع	رفیق تنظیم
16	تنظیم اسلامی وہاڑی کے زیر اہتمام دعوتی وتربیتی پروگرام	سلمان اسلم
	تنظیم اسلامی شاہدرہ کے زیر اہتمام دعوتی پروگرام	معاون خصوصی
	حلقہ لاہور غربی کا سہ ماہی اجتماع	محمد یونس
17	تنظیم اسلامی ٹوبہ کے تحت خصوصی خطاب	غلام نبی
	حلقہ پنجاب شرقی کا سہ ماہی تربیتی اجتماع	عابد حسین
	اسلام آباد شرقی کا ماہانہ دعوتی پروگرام	محمد شاہد محبوب
19	حلقہ پنجاب شرقی کے تحت سہ ماہی اجتماع	رفیق تنظیم
	مقامی تنظیم خانیوال کی شب بیداری	محمود احمد بھٹی
	حلقہ گوجرانوالہ کے زیر اہتمام دعوتی پروگرام	پروفیسر شاہد اختر
20	امیر تنظیم اسلامی کا دورہ سرگودھا	حافظ محمد زین العابدین
	حلقہ پنجاب شمالی کے زیر اہتمام سہ ماہی اجتماع	عبدالرؤف
21	امیر حلقہ سرگودھا کا دورۂ ضلع بھکر	ڈاکٹر شادی بیگ
	تنظیم اسلامی پاکپتن کے زیر اہتمام قرآن کلاس	شکیل احمد
25	تنظیم اسلامی ٹوبہ کے تحت خطاب عام	غلام نبی
27	حلقہ لاہور شرقی کے تحت ضلع قصور میں مقامی نظم کا قیام	محمد رفیق چودھری
	جوہر آباد میں دعوتی پروگرام	حافظ زین العابدین
	حلقہ لاہور شرقی کے زیر اہتمام سہ ماہی اجتماع	محمد رفیق چودھری
28	حلقہ پنجاب شرقی کی دعوتی سرگرمیاں	حامد شبیر مرزا
	امیر حلقہ پنجاب جنوبی کا دورۂ تونسہ شریف	شوکت حسین انصاری
	تنظیم اسلامی صادق آباد کا تربیتی پروگرام	رفیق تنظیم
	مرکز تنظیم اسلامی میانوالی میں تربیتی نشست	حافظ زین العابدین
29	تنظیم اسلامی حلقہ لاہور شرقی کے زیر اہتمام مظاہرہ	رفیق تنظیم
	حلقہ سرگودھا کے زیر اہتمام خصوصی دعوتی پروگرام	حافظ زین العابدین
	انجمن خدام القرآن اسلام آباد کے زیر اہتمام تقریب	عبدالوہاب شیرازی
32	ڈاکٹر آصف قرآن کمپلیکس راولپنڈی میں دورۂ ترجمہ قرآن	صوفی محمد صفدر
34	حلقہ پنجاب شرقی کے زیر اہتمام دورۂ ترجمہ قرآن پروگرام	رفیق تنظیم
	منفرد اسرہ ڈسکہ کے زیر اہتمام فہم دین پروگرام	پروفیسر شاہد اختر
36	امیر تنظیم اسلامی کی سمن آباد کے رفقاء سے ملاقات	محمد یونس
	قرآن اکیڈمی ڈیفنس امیر تنظیم اسلامی کا دورۂ ترجمہ قرآن	رفیق تنظیم
	تنظیم اسلامی گجرات کے زیر اہتمام دورۂ ترجمہ قرآن	رفیق تنظیم
38	حلقہ خواتین لاہور کا ششماہی تربیتی اجتماع	بنت محمد نذیر
39	قصور میں ایک روزہ دعوتی پروگرام	رفیق تنظیم
	امیر تنظیم اسلامی سے شاہدرہ فیروز والا کے رفقاء کی ملاقات	نعیم اختر عدنان
	شاہدرہ کے زیر اہتمام فہم دین پروگرام	ڈاکٹر سید اقبال حسین
40	تنظیم اسلامی خانیوال کی دعوتی سرگرمیاں	رانا محمد انور
	ملتان شہر کی تناظیم کی مشترکہ شب بیداری	شوکت حسین انصاری
41	حلقہ پنجاب شرقی کے زیر اہتمام دعوتی پروگرام	رفیق تنظیم

صفحہ	عنوان	مصنف
	مقامی تنظیم مروٹ کا ماہانہ تربیتی اجتماع	رفیق تنظیم
43	حلقہ لاہور غربی کا سہ ماہی اجتماع	محمد یونس
	امیر حلقہ پنجاب جنوبی کا دورہ خانیوال/ہاڑی	شوکت حسین انصاری
	حلقہ پنجاب شرقی کا سہ ماہی اجتماع	عابد حسین
49	حلقہ لاہور شرقی: دعوتی پروگرام کا انعقاد	محمد رفیق چودھری
	امیر حلقہ جنوبی پنجاب کا دورۂ لیہ و تونسہ شریف	شوکت حسین انصاری
	مقامی تنظیم چھاؤنی لاہور میں دعوتی اجتماع	عبدالمنان

خیبر پختونخوا

صفحہ	عنوان	مصنف
1	حلقہ ملاکنڈ کے تحت سہ ماہی دعوتی و تربیتی اجتماع	احسان الودود
21	حلقہ مالاکنڈ کی دعوتی سرگرمیاں	احسان الودود
	دارورہ مالاکنڈ میں دعوتی پروگرام	شریف باچہ
27	تیمرگرہ میں دعوتی پروگرام	فضل واحد
28	مقامی تنظیم دارورہ کے زیر اہتمام توسیع دعوت پروگرام	ولی اللہ
	ناظم مالاکنڈ کا دورہ چترال	احسان الودود
29	اسرہ حیاتی، باجوڑ شرقی کی دعوتی سرگرمیاں	مولوی گل زادہ
32	اسرہ حیاتی باجوڑ کی دعوتی سرگرمیاں	رفیق تنظیم
40	حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے زیر اہتمام مبتدی تربیتی کورس	رفیق تنظیم
49	حلقہ مالاکنڈ کا سہ ماہی دعوتی و تربیتی اجتماع	شاہ وارث

سندھ

صفحہ	عنوان	مصنف
1	حلقہ حیدرآباد کی دعوتی و تربیتی سرگرمیاں	علی اصغر عباسی
	مقامی تنظیم شاہ پنجو کے زیر اہتمام شب بیداری پروگرام	نور محمد لاکھیر
8	حلقہ کراچی جنوبی کا سہ ماہی تربیتی اجتماع	محمد سہیل
9	تنظیم اسلامی حلقہ کراچی شمالی کا تعارفی کیمپ	محمد ارشد
13	حلقہ کراچی جنوبی کے تحت امراء و نقباء اجتماع	محمد سہیل
	حلقہ کراچی شمالی کے تحت دعوتی کیمپ	منظور الحق
15	حلقہ کراچی جنوبی کے زیر اہتمام دعوتی کیمپ	محمد سہیل
18	حلقہ کراچی جنوبی کے زیر اہتمام سہ ماہی اجتماع	محمد سہیل
27	حلقہ کراچی کے زیر اہتمام تربیتی نشست	توحید خان
36	حلقہ کراچی جنوبی کے زیر اہتمام سہ ماہی تربیتی اجتماع	توحید خان
38	تنظیم اسلامی سکھر کا استقبال رمضان پروگرام	مصدق ثانی سومرو
39	تنظیم اسلامی سکھر کی دعوتی سرگرمیاں	رفیق تنظیم
41	حلقہ کراچی شمالی کے زیر اہتمام تربیتی اجتماع	سید یوسف شعیب
44	حلقہ کراچی جنوبی کے تحت مطالعہ مبتدی نصاب کی نشست	محمد سہیل

انگریزی مضامین

Page	Title	Author
1	Drones, Death, Destruction and deception	Muhammad Faheem
2	Why don't economists like Bitcoin?	Adrianne Jeffries
3	Quaid's effort to Islamize society was thwarted	Ansar Abbasi
4	The Good cop switches roles:.....(I)	Ibn-e-Abdul Haq
5	The Good cop switches roles:.....(II)	Ibn-e-Abdul Haq
6	Ten Reasons to Turn off your TV	Mark Stibich
7	Creation, Science & Islamic Cosmology	(Seminar)
8	The Muslim and a date-palm tree.	Maryam Sakeena
11	Responsibility of those Responsible	Muhammad Faheem
12	Views about the Annual Congregation 2014	Ahmad Moin
13	Khadijah (R.A) the beloved of the Prophet Muhammad ﷺ	Farah Naz Zahidi
14	Who can be the possible abettors in Musharaf's crime?	Ansar Abbasi
15	Israel Reassessed in washington.	Mowahid Hussain Shah
16	The "Begum" and "Saheb" culture.	Aisha Ijaz
17	Education trust accused of Islamist......	
18	Chief of Army Staff (COAS) speech far better than expection	Ansar Abasi
21	Post-Modern influence on Muslim Society.	Omer bin Ahsan
22	Tradition and culture.	Omer bin Ahsan
23	Over a Trillion rupees kept for 'Riba' in budget.	Ansar Abbasi
26	ISIS used to be al-Qaeda in Iraq.	
31	Social Networks and self image.	Hafiz Kazim Usman
32	Five Days in Gaza:....	Atef Abu Saif
33	Debunking Israel's Self Defense argument.	John Dugard
34	The struggle of Imran Khan and the waythe Prophets (As)	Imran chapara
35	The Real Battle	Zahid Hussain
36	Project for the New American Century (i)	
37	Project for the New American Century(ii)	
38	Former Taliban Captive to the Leader	Yvonne Ridley
40	The Nobel Award and the not-so-Noble....	Khalid Baig
42	The Mohajir Province.	Mohsin Raza Malik
43	The Ebola Story Doesn't Smell Right.	Paul Craig Roberts
44	A Change for good in the justice System of Pakistan	Ansar Abbasi
45	Erdogan undiscovered America of columbus.	Nadezhda Kevorkova
46	This is not good bye.	Malik Muhammad Ashraf
48	On Shariah, Islam and Modernity:.....	Khalid Baig
50	Oh Allah, Oh may Creator, Oh may Sustainer!	Orya Maqbool jan

☆☆☆☆☆

بقیہ : کار تریاقی

جن سے آپ جینے کا مزہ چھین لیں، گھربار باقی نہ رہے، کاروبار، بازار تباہ ہو جائیں۔ دربدر ہو جائیں، جھلستی گرمیاں اور خون جما دینے والی سردیاں خیموں میں عورتوں، ننھے بچوں کے ساتھ بسر ہوں، بچوں پر تعلیم کے سارے دروازے بند ہو جائیں۔ عزت دار راشن کی لائنوں میں دھکے کھائیں۔ پھر یہ سب مرنجاں مرنج پنجابی نہ ہوں غیرت اور انتقام کی روایت کے حامل پٹھان ہوں، کیا ہم آگ سے نہیں کھیل رہے؟ کیا اس کا علاج یہ ہے؟ جو ہم ڈاڑھی، مدرسہ، پٹھان، افغان کو بلا استثنیٰ، بلا تحقیق گردن زدنی قرار دے کر کرنا چاہ رہے ہیں؟ سلالہ پر ہم نے کس بے پناہ صبر و ضبط کا مظاہرہ کیا تھا۔ یعنی ہم صبر کے اہل ہیں اگر کرنا چاہیں، امریکہ نے ظلم کی انتہا کر دی تھی اور معافی تک مانگنے کو تیار نہ ہوا۔ ہم نے صبر کا کڑوا گھونٹ پی لیا۔ اب بھی سویلین قیادت پر یہ بھاری ذمہ داری ہے کہ فیصلے کرتے ہوئے انتقام کی بجائے حکمت و تدبر کو بروئے کار لایا جائے ورنہ خدانخواستہ تیرہ شبی کے سلسلے دراز تر نہ ہو جائیں۔ فی الوقت تو اس نامراد جنگ کے ہاتھوں:

ہر شب وہ سیاہ بوجھ کہ دل بیٹھ گیا ہے
ہر صبح کی لو تیر سی سینے میں لگی ہے

☆☆☆☆☆

Oh Allah, Oh my Creator, Oh my Sustainer!

Adapted and translated from an article by Orya Maqbool Jan

Sheer silence had engulfed the mystic's assembly. Perhaps people had lost their sense of speech since this painfully calamitous happening had occurred. Everyone having children of his own can feel the tremendous pain of this gruesome carnage! History may not have evidenced an incidence of such horror by any 'Halaku' where the perpetrators while watching the innocence on the faces of those children still massacred them with sprays of bullets. In human history bombs have been used in wars aplenty, entire cities have been reduced to rubble, the masses have been slaughtered but never has a children's school been made a specific target of terror or a barbaric act played in their midst, involving them as the victims. History had told us that there was little or no custom of handing out brutal punishments before the Mongol race came to center stage from Mongolia and Asia Minor. They were the ones who introduced us to many forms of torture: stuffing the skin with hey, blinding the enemy by using metal needles, cutting and sawing live humans to their death; but even the innovators of such torture had never singled out a bunch of children for slaughter. It's not that children have never become collateral damage in wars before. There may have been instances when children died in the arms of their parents, they may have become the unintended consequence of the damage done by a bomb, They may even have suffered a major calamity together such as being killed in a fire or by drowning or in an earthquake while at school. However, in all such incidences they may have had the opportunity to hold each other's hands and speak to one other in solace, be it for the shortest of moments.

The most horrendous scene that I ever saw was in six photographs showing a Palestinian child with his father. Some photographer may have captured these moments through the lens of his camera as they transpired. The first picture shows a Palestinian man and his son trying to take cover in a small shop from indiscriminate Israeli fire. The second one shows the visible shaken child trying to cuddle to his father. In the third picture the father is giving assurance to his son. The fourth picture shows the child hit by a bullet. The fifth one shows the child moaning in pain in his father's lap while in the sixth, the child is dead while the father is a picture of utter helplessness. The story depicted in those series of pictures haunted me for years and even today when I recall them, my heart stops a beat. But the calamity that occurred in Peshawar was such that the children did not even have the comfort of dying feeling the warmth of the lap of their fathers! Merely the thought of some murderers entering an auditorium carrying weapons, a place where children are occupied with themselves, and then the whole scene is changed into a heinous bloodbath; even without going into the complete details, one's mind freezes – unable to think beyond that moment. I have never read a more horrific and horrendous event in human history. I have read about families killed, murdered, slaughtered, but always together at the last breath, helpless and rendered docile. But in this instance helplessness and docility became the fate of these children alone. There have been cases of child abductions for ransom, children who were later murdered, but all throughout there was always a kindle of hope for survival, that maybe just maybe some would come to their rescue. In Russia 280 children were killed when Chechen rebels barged into a school in Basalan. But those children were killed while being caught up in the cross fire between the Russian Army and the Chechen rebels. In that case the children must still have had the hope of surviving, thinking that the skirmish will end soon; but in our case the children saw nothing but death till death actually took over – no solace, no respite, no guardian angel – the only sight was eyes breathing fire and guns spraying bullets.

Sheer silence had engulfed the mystic's assembly. Everyone was muted. No one had ever imagined that human beings could ever become so savage and bloodthirsty. The perpetrators of the Peshawer massacre claim to be believers of that messenger of Allah (SAW) who when made the people of Makkah who had come to fight him in the battle of Badr prisoners of war and their hands were tied with rope, felt restless when he heard sounds of some of the POWs grunting in pain. He (SAW) said to his companions that if they deemed it fit the ropes trying the POWs could be loosened to make them feel a bit more comfortable. This was his (SAW) behavior towards the men he had captured a few hours ago in the battlefield and who had spent no less than thirteen years of their lives creating a mountain of hurt for him.

When I read the email sent by Mohammad Khorasani, which had been forwarded to every known journalist in the country, it made me ponder whether these people have never heard any parable of the Qur'an or instance from the Sunnah pertaining to pity, forgiveness and affection towards children? What ordinance of Allah (SWT) and His messenger (SAW) allows blind revenge?

Revenge in fact is the root of barbarism and tribal enmity which our Prophet (SAW) came to abolish and then went on to pronounce on the day of his (SAW) final Pilgrimage, "The idols of your tribal enmity and revenge have been shattered underneath my feet". Do these murderers think that they will be rewarded with paradise for re-erecting the same idols shattered beneath the feet of our Prophet (SAW)? Never – they are grossly mistaken. So you say that you have taken revenge in accordance with the 'Pashtun Tradition', but does 'Pashtun Tradition' allow slaughtering women and children?

The piercing silence in the Mystic's assembly was still persistent when I broke it by asking 'Till when?' He told me to read that verse of Surah At-Taghabun, "And no calamity can come unless there is permission from Allah." (At-Taghabun: 11) I asked if it really was a calamity. He retorted by reminding me of that verse of Surah Al-Anam that I oft repeat, "Say (O Muhammad) that He (SWT) has the power to send calamity unto you from above you or from beneath you or by causing infighting amongst you so that each party would bear the brunt of the suffering caused by the other." (Al-Anam: 65) I asked we have already suffered enough, borne the brunt of each other's power and revenge, so is there now a way out? He replied, "when this verse was revealed unto the Prophet (SAW), he held his hand up and Supplicated that O Allah, O The Ultimate Enforcer, I beg of your mercy by thy divine countenance of the calamity that you propel on us by dividing us into infighting groups." The Mystic continued and asked "have you ever even considered following this Sunnah of the Messenger of Allah (SAW)? Has our nation ever cried their hearts out, prostrated, begged for Allah's Mercy and reported collectively? Have we even admitted that O Allah (SWT) we are unable to bear the brunt of this calamity that has befallen us and repented collectively? Have Mercy on us. Have you ever taken to the streets for that cause like you do to light candles for the deceased? All you have to do is give it a try? Allah (SAW) is our sustainer, our source of compassion and merciful. He has promised that he heals broken hearts, feeds the hungry and gives soothing in times of terror. He is always calling unto us, inviting us to salvation, saying that why did not any of you become like the tribe of Prophet Yunus (AS) whom we spared and forgave when they asked for forgiveness." I kept staring at the Mystic's face; spellbound. Outside there were people lighting candles to show their sympathies. The tears in my eyes started to flicker like candlelight. I begged to the Creator (SWT) for one favor alone – Would that these hands that are lighting candles be turned into those which shape up for supplication to You (SWT), so that Your (SWT) wrath on us would fade away and we could return to peace in the season of conflict. Verily, it is You (SWT) alone who gives tranquility during times of terror and savagery.

(Courtesy: Daily Express)

دعائے صحت کی اپیل

☆ حلقہ کراچی شمالی وسطی کے رفیق جناب اویس شہاب کی والدہ محترمہ شدید علیل ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ آمین۔ قارئین سے بھی اُن کے لئے دعائے صحت کی اپیل ہے۔

تنظیمی اطلاعات

مقامی تنظیم "فیصل آباد غربی" میں ڈاکٹر نعیم الرحمٰن کا بطور امیر تقرر

امیر حلقہ فیصل آباد کی جانب سے مقامی تنظیم فیصل آباد غربی میں تقرر امیر کے لیے موصولہ اُن کی اپنی تجویز اور رفقاء کی آراء کی روشنی میں امیر محترم نے مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ 11 دسمبر 2014ء میں مشورہ کے بعد ڈاکٹر نعیم الرحمٰن کو مقامی تنظیم کا امیر مقرر فرمایا۔

مقامی تنظیم "صادق آباد" میں عامر خان کا بطور امیر تقرر

ناظم حلقہ پنجاب شمالی کی جانب سے راولپنڈی کی مقامی تنظیم صادق آباد میں تقرر امیر کے لیے موصولہ اُن کی اپنی تجویز اور رفقاء کی آراء کی روشنی میں امیر محترم نے مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ 11 دسمبر 2014ء میں مشورہ کے بعد عامر خان کو مقامی تنظیم کا امیر مقرر فرمایا۔

ضرورت رشتہ

☆ سعودی عرب میں مقیم بٹ فیملی کو اپنی بیٹی عمر 23 سال، قد "5.6، خوبصورت، خوب سیرت، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تعلیم بی کام، آئی ٹی کے لئے سعودیہ میں مقیم فیملی سے پڑھے لکھے برسر روزگار دینی شریف لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ فیملیز رجوع کریں۔

برائے رابطہ: 0300-0302022

☆ لاہور میں رہائش پذیر فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 24 سال، تعلیم الیکٹریکل انجینئرنگ، پردے کی پابند کے لیے دینی شعور رکھنے والے تعلیم یافتہ اور برسر روزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ برائے رابطہ: 042-36630920 0347-4671371

دعائے مغفرت کی اپیل

☆ مقامی تنظیم گلبرگ لاہور کے سینئر رفیق انجینئر محمد عامر (اے آر انجینئرز) کے سسر ٹریفک کے حادثہ میں انتقال فرما گئے

☆ تنظیم اسلامی جاتلاں حلقہ پنجاب پوٹھوہار کے نقیب شبیر حسین کی والدہ رضائے الٰہی سے وفات پا گئیں

☆ تنظیم اسلامی ٹاؤن شپ لاہور کے سینئر رفیق نقیب اسرہ محمود صاحب کے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے، اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ (آمین) قارئین سے بھی مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَاَدْخِلْهُمْ فِيْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمْ حِسَابًا يَّسِيْرًا